رجسٹرڈ ایل

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریۃ

الحکم

دار الامان حضرۃ قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۳۳	۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ	جلد ۶

تقویم احمدیہ

یعنی

دفتر الحکم کی مرتب کی ہوئی عجیب و غریب جنتری سنہ ۱۹۰۳ء اور ڈائرکٹری

خاکسار ایڈیٹر ایک جنتری کو مرتب کر رہا ہے جو سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت دفتر الحکم سے شائع کرنیکا وہ خدا کے بھروسہ پر ارادہ کرتا ہے۔ یہ جنتری معمولی تاریخوں، دنوں اور مہینوں کی جدول کے علاوہ ایک کار آمد چیز ہوگی یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک قسم کی تاریخ ہوگی + اس جنتری کے چھاپنے کا انتظام کم از کم ۵۰۰ درخواستوں کے آنے پر ہوگا بڑے بڑے مضامین کی اجمالی فہرست کے لیے دوسرے اشتہار کا انتظار کرنا چاہیے + سردست ہر شہر کی انجمن احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کی بابت خاکسار ایڈیٹر الحکم کو اطلاع دیکر مشکور فرما دیں ۱۔ انجمن کا کیا نام ہے ۲۔ کب سے قائم ہے؟ کسقدر ممبر شروع میں تھے اب کتنے ہیں ۳۔ سکرٹری کا نام۔ ۴۔ صدر انجمن کا نام۔ ۵۔ مختصر طور پر اغراض و مقاصد ہفتہ وار یا ماہوار جلسوں کا انعقاد۔

پیر گولڑی کی عہد شکنی پردہ دری اور چوری

اور

حضرت مسیح موعود کا عظیم الشان معجزہ

ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

الحکم کی بعض گذشتہ اشاعتوں میں پیر گولڑی کے متعلق ایک مضمون کی اشاعت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ جو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ کی ناسازی طبیعت کی وجہ سے پورا نہ ہو سکا + اور اب صحت کے بعد آپ کو بعض ایسے اہم امور درپیش ہیں کہ ابھی ایک عرصہ تک ان سے فرصت ملتی نظر نہیں

آئی یعنی خلافت راشدہ کے تیسرے اڈیشن کی طبع کے باعث اس کی کسیقدر ترمیم اور ایزادی۔ اس لیے ہمنے مناسب سمجھا کہ ناظرین الحکم کو زیادہ عرصہ تک انتظار میں نہ رکھا جاوے اور اصل واقعات کو تازہ بتازہ پیش کر دیا جاوے۔ پیر گولڑی نے حال میں جو کتاب سیف چشتیائی شائع کی ہے ہمیں اس نادان نعاب پوش فقیر نے اپنے معاہدہ کے خلاف کیا ہے جو لاہور کی شاہی مسجد کے جلسہ میں (جسکو علماء اسلام کا جلسہ کہا جاتا ہے) اقرار کیا تھا اور سب نے متفق ہو کر اقرار کیا تھا کہ آیندہ وہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے مقابلہ میں نہ آئیں گے اور آپ کی تحریروں پر کوئی نوٹس نہ لیں گے + مگر جب حضرت اقدس کی طرف سے اعجاز المسیح پیر گولڑی کی علمی اور عملی قابلیت کے امتحان کی غرض سے شائع ہوئی اور فاضل امروہی کی کتاب شمس بازغہ نے گولڑوی اور اس کے منہ زور غازی رفیق کی علمی پردہ دری کر دی تو یہ لوگ نعل در آتش ہو گئے + اور اپنے وعدوں کا جو خدا کے گھر میں علماء کے ایک

نوٹ ۱۔ سکرٹری اور صدر انجمن کا پورا نام معہ مفصل پتا لکھنا چاہیے + نوٹ ۔ یہ اطلاع میں آخر ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ایڈیٹر کے پاس ضرور پہونچ جائیں کیونکہ تقویم میں ان امور کا بھی ایک سلسلہ درج ہے اس جنتری کی قیمت زیادہ سے زیادہ ۴ ہوگی ورنہ اس سے بھی کم کی قدر ہے +

ویولد له - آپ کی پیدایش اپنی جگہ اس بشارت عظیمہ کی مثبت ہے اسطرح پر آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کو پوری کرنیکی وجہ سے بھی خدا کا زبردست نشان اور آیت ہیں اور **مسیح موعود** کی صداقت پر بھی خدا کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے مظہر کر ایک آیت اور گواہ ہیں۔ پھر **صاحبزادہ صاحب** ایک اور رنگ میں بھی خدا تعالے کے نشان ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ کی آنکھیں خراب تھیں اور آنکھوں کی ایسی حالت ہوگئی تھی کہ حضرت **اقدس امام موعود** علیہ الصلوۃ والسلام کو اندیشہ تھا کہ آنکھوں کو کوئی خطرناک نقصان نہ پہونچے بہت سے علاج کیے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ آخر آپ نے دعا فرمائی تو **الہام** ہوا **بَرَقَ طِفْلِی بَشِیْر** یعنی میرے لڑکے بشیر کی آنکھیں اچھی ہوگئیں اور معاً آنکھوں کو آرام ہوگیا خدا کے فضل سے اس کے بعد آجتک آنکھوں کی کوئی بیماری آپ کو نہیں ہوئی اور خدا کرے کہ ہمیشہ محفوظ رہیں آمین لہذا یہ پیشگوئی بھی جناب موصوف کے وجود پر پوری ہوئی اسلیے اس پہلو سے بھی آپ نشان ہیں۔ غرض وہ لڑکی کیسی سیدہ اربخت اور خوش نصیب اور سعیدہ و رشیدہ ہے جو خدا تعالی کے بین نشان کے نکاح میں آئی ہے۔

اور وہ باپ کیسا خوش نصیب ہے جسکو **مرزا بشیر احمد** جیسا داماد میسر آیا ہے۔

جسکو اس باپ کا بیٹا ہونے کا فخر ہے جس سے **خدا تعالے کلام کرتا ہے** جسکو خدا نے اس زمانہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی ظہور کا **مظہر اتم** ٹھیرایا ہے اور ضلال مبین میں پھنسی ہوئی قوم کے لیے **ہادی مہدی** بنایا اور روحانی مُردوں کے زندہ کرنے کے لیے **مسیح موعود** بناکر بھیجا۔

بہرحال یہ پاک رسم بعد نماز عصر جیسا کہ اول ذکر کیا گیا ہے عمل میں آئی۔ غالباً یہ ذکر بھی بیمحل نہ ہوگا کہ مولوی صاحب ممدوح کی دختر نیک اختر پشاور ہی میں ہیں۔ مہر ایکہزار روپیہ کا مقرر ہوا ہے۔ ہم اول صدق دل سے اپنے سید و مولی امام علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت ام المؤمنین علیہا السلام اور صاحبزادہ صاحب کے خاندان ننھیال کو اور جناب مولوی غلام حسن صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور پھر اپنی قوم کو اور دعا کرتے ہیں کہ یہ مبارک تقریب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لیے بہت سی برکات و حسنات کا موجب ہو۔ آمین۔

۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کی شام کو الحکم کا ایک غیر معمولی پرچہ اس مبارک تقریب پر شائع کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب نے جو عجیب و غریب مضامین پر مشتمل خطبہ اس موقع پر پڑھا اسکو ہم اسی اشاعت سے شروع کر دیتے ہیں۔

خطبہ نکاح

صاجزادہ بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد

از حضرۃ حکیم الامۃ

اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ

مومن ہر وقت اللہ تعالے کی حمد و ثنا کرتا ہے کیا بلحاظ اس کے کہ اللہ تعالی نے اسکو پیدا کیا ہے۔ اور یہ ایک عظیم الشان انعام انسان پر ہے کیونکہ ساری راحتیں ساری خوشیاں اور خوشحالیاں اسی کے بعد ملتی ہیں کہ پیدا ہوا ہو۔ اور پھر پیدا بھی اپنے رب کے ہاتھ سے ہوا۔ جو بتدریج کمالات تک پہونچاتا ہے۔ اور پھر ہمارے لیے تو خصوصیت کے ساتھ حمد ضروری ہے کیا بلحاظ اس کے کہ ایسی نعمت عظمی کے منعم ہیں کہ جسقدر صداقتیں اور حق و حکمت آدم سے لے کر ہمارے سید مولا سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک مختلف اوقات میں مختلف نبیوں۔ رسولوں۔ راستبازوں کے ذریعہ مختلف زبانوں اور ملکوں میں پہونچایا گیا ان تمام صداقتوں کا مجموعہ مبرہن اور مدلل ہوکر ہمکو ملا جس کا نام **قرآن کریم** ہے یہ انعام کیا کم انعام ہے۔ سوچکر دیکھو کہ ساری دنیا کی کل صداقتیں وہ تمام ذریعے جو روح کی پرورش کے تھے وہ سب **مہیمن** کتاب مجید ہے جس کا نام **نور۔ شفا۔ رحمۃ۔ برکۃ** ہے ہم کو دی گئی ہے۔ اور پھر **عربی مبین** میں جیسی صاف اور کھلی سہولت اور تیسیر سے دی گئی۔ وہ سب صداقتیں مدلل اور مبرہن کرکے قرآن شریف نے بیان کی ہیں اور وہ نہایت سہل الفاظ میں جو میرے خیال میں چار ہزار سے زیادہ لغت نہیں ہیں۔ پھر پہونچانے والا ایسی طاقت اور تاثیر رکھتا ہے کہ بایں شاید **اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ**۔

یعنی محمد بن عبد اللہ اور بن آمنہ کسطرح کا وہ معلم اور ہادی ہے اور کس طرح سے اسکی پاک تاثیروں نے ایک تبدیلی کی وہ اسی ایک واقعہ سے سمجھمیں آسکتی ہے کہ اسنے حیرت انگیز۔ آئینہ نما۔ فتح۔ اپنی قوم پر جو عرب ہی تھی حاصل کی اور ایسی فتح کہ ایک بھی مخالف نہ رہا اور پھر یہ کسقدر تعجب انگیز کھد یا آیۃ بینہ اثر ہے کہ تیرہ سو پہلے مکہ اور مدینہ میں جس قسم کے فیوض اور برکات آپ کے پاک انفاس سے پہونچے اور آپ کی تعلیم و تربیت نے جو اثر اسوقت پیدا کیا

آج تیرہ سو برس کے بعد بھی اسی کی تعلیم و تربیت کے نیچے اسکا غلام موجود ہے

(غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم)

اور پھر کیا بلحاظ اس انعام اور فضل کے جو ہم پر اللہ تعالیٰ نے کیا کہ تیرہ سو برس سے جس کے دیکھنے کو ہزاروں۔ لاکھوں کروڑوں مخلوق کی آنکھیں ترستی گئی ہیں۔ اور اُمت کے صلحا اور اولیا اور علماء ربانی جسکو سلام کہتے گئے ہیں اُسکا زمانہ پالیا اور پھر جس سے اکثر لوگوں کی بدبختی نے انہیں محروم رکھا ہمیں اُسکی غلامی کا شرف عطا فرمایا۔ اور اسطرح ہم پر وہ انعام کیا کہ جیسے اولین میں ایک تابع نبی اور خاتم صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھا آخرین میں بھی اسیطرح کا تابع نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔ اس لیے جب ہم پر یہ انعام یہ فضل ہوئے ہیں تو اور بھی زیادہ ہمیں ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں مگر

نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ

لیکن انسان چونکہ ایک کمزور اور ضعیف ہستی ہے اس لیے ہر آن اور ہر حالت میں اسی رب العلمین اور تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام نقائص اور بدیوں سے منزہ ذات اللہ تعالیٰ کی امداد کی ضرورت ہے۔

انسان کا فانی جسم ہر آن تغیرات کے نیچے ہے اور کمزور روح علوم میں اسی فانی اور کمزور جسم کی محتاج ہے کیونکہ وہ اس جسم اور ذرات کے بغیر کوئی راحت یا علم وصداقت حاصل نہیں کر سکتی اور سارے علوم اور صداقتیں زبان۔ کان۔ آنکھ ناک اور ٹٹولنے کی حس کے ذریعے پہنچتی ہیں مگر یہ جسم فانی ہے اور ہر آن تنزل کی حالت پیدا کرتا ہے فضلے پیدا ہو کر جسم سے نکلتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں صاف ظاہر ہے کہ روح کا ذریعہ فانی اور کمزور ہو پھر کیسے ترقی کرے جبتک اللہ تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو۔ اسی محسن نے کیسی پاک راہ بتائی اور سچی استعانت یعنی حسن اللہ کی بتائی ہوئی بتائی کہ اسکے فضل اور احسان کے بغیر ایک آن گذارہ نہیں ہو سکتا اسی لیے ہم اُسکی ہی مدد چاہتے ہیں۔

وَنَسْتَغْفِرُہٗ

پھر ایک اور تعلیم دی۔ اور وہ استغفار کی تعلیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وسیع قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان بعض بدیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں سے محروم رہ جاتا ہے جب انسان کوئی غلطی کرتا اور خدا تعالےٰ کے کسی قانون اور حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں ایک روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس محرومی سے بچانے کے لیے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ یہ تعلیم بھی اللہ تعالےٰ کا محض فضل ہے۔ **استغفار کیا ہے** پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا بھول اور نسیان اور خطا سے غرض **ما قدم وما اخر** جو نہ کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری نارضامندیوں کو ما علم و ما لا علم کے نیچے رکھکر یہ دعا کرے کہ میری غلطیوں کے بد نتائج اور بد اثر سے مجھے محفوظ رکھ اور آیندہ کے لیے ان غلط کاریوں سے محفوظ فرما۔ یہی ہیں استغفار کے مختصر سے معنے

بار ہا ہمارے **امام علیہ الصلوٰۃ والسلام** لوگوں کو استغفار بتاتے ہیں مینے دیکھا ہے کہ وہ اکثر مجھ سے آکر پوچھتے ہیں کہ **استغفار** کی کتنی تسبیحیں کریں اور آپ کے یہاں کونسا استغفار معمول ہے۔ اس لیے مینے بتایا ہے کہ سچا استغفار یہی ہے کہ انسان اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کو یاد کر کے جناب الٰہی میں یہ طلب کرے کہ ان کمزوریوں کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھ اور آیندہ کیلیے ان کمزوریوں سے محفوظ فرما۔

وَنُؤْمِنُ بِہٖ

اور ہم پھر اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ جمیع صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ ہے وہ اپنی ذات میں اپنے صفات میں اسما اور محامد اور افعال میں واحد لاشریک ہے + وہ اپنی ذات میں یکتا صفات میں بے ہمتا اور افعال میں لیس کمثلہ شیء اور بے نظیر ہے۔

اور اسبات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنی رضامندی اور ناراضی کی راہ کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ اور ملائکہ کے ذریعہ اپنا کلام پاک اپنے نبیوں اور رسولوں کو پہنچاتا رہا ہے۔ اور اسکی بھیجی ہوئی کتابوں میں آخری کتاب **قرآن شریف** ہے جس کا نام تحفہ فضل۔ رحمۃ اور نور ہے۔ اور آخری نبی **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** ہیں جو خاتم النبین ہیں۔ اور اب کوئی نبی اور رسول آپ کے سوا نہیں ہو سکتا۔ اسوقت بھی جو آیا وہ اُسکا **غلام** ہی ہو کر آیا ہے۔

اور پھر یہ تعلیم دی کہ

نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ

یہ بات ہم میں پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں جس مطلب اور غرض کے لیے بنائی ہیں وہ اپنے نتائج اور ثمرات اپنے ساتھ ضرور رکھتے ہیں۔ اس لیے ایسا ایمان ہونا چاہیے کہ لابُد ایمان کے ثمرات اور نتائج ضرور حاصل ہوں گے اور کفر اپنے بد نتائج دیے بغیر نہ رہے گا۔ انسان بڑی غلطی کرتا اور دھوکا کھا جاتا ہے جب وہ اس اصل کو بھول جاتا ہے۔ اعمال اور اس کے نتائج کو ہرگز ہرگز بھولنا نہیں چاہیے + سعی اور کوشش کو ترک کرنا نہیں چاہیے۔ اور پھر تعلیم دی

وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

انسان اپنی کمزوریوں پر پوری اطلاع نہیں رکھتا

اور بعض وقت نقد کو اُدھار پر پسند کرتا اور ترجیح دیتا ہے پیش پا اُفتادہ اور زبردست چیزیں مقبول نگاہ ہوتی ہیں اس لیے الٰہی احکام کو اپنی غلطی سے بھول جاتا ہے۔ یا ان کے ثمرات اور نتایج کو اپنی غلطی اور نادانی سے اُدھار اور دوسرے ہی جہان پر منحصر سمجھکر سستی اور لاپرواہی کرتا ہے اور اسطرح پر اصل مقصد سے دور جا پڑتا ہے۔ اس غلطی کو دور کرنے اور اس کے بُرے نتائج سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں۔ کیونکہ بڑی پناہ اور معاذ اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے جو ساری قدرتوں اور قوتوں کا مالک اور مولیٰ ہے۔ اور ہر نقص سے پاک ہر کامل صفت سے موصوف۔

پہلے ضروری ہے کہ شرور انفسنا سے پناہ مانگیں۔ انسان کی اندرونی بدیاں اور شرارتیں اکثر اسکو ہلاک کر دیتی ہیں مثلاً شہوت کے مقابلہ میں زیر ہو جاتا اور عفت کو ترک کرتا ہے یہ نظر اور زنا کا ارتکاب کرتا ہے حلم کو چھوڑتا ہے اور غضب کو اختیار کرتا ہے اور کبھی قناعت کو جو بھی خوشحالی کا ایک بڑا ذریعہ ہے چھوڑ کر حرص اور طمع کا پابند ہو جاتا اور کبھی ہمت بلند اور استقلال نہیں رہتا۔ بلکہ پست ہمتی اور غیر مستقل مزاجی میں منحصر جاتا ہے یعنی اور مجاہدہ کو ترک کرتا اور کسل میں مبتلا ہوتا ہے یہ نفسانی شرور ہیں اسلیے ان تمام شرارتوں اور انکے بُرے نتائج سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ لینی چاہیے۔ اور پھر بد اعمال کے بد نتائج ہیں ان سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا جبتک اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہو۔

غرض

اصل تو یہ ہے مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ اسکے سوا کوئی ہادی نہیں جسکے ہم گمراہی کا ڈر نہیں۔ اور جسکو اللہ ہلاک کرے اسکو کوئی نامراد نہیں کرسکتا۔

باقی آئندہ

مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ

یہ ایک خطبہ کا حاصل مطلب ہے جو مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کے جمعہ میں پڑھا

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا ۟ مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ ۭ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ۝ قُلْ مَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَھُوَ لَکُمْ ۭ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۚ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۝ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ۝ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ ۚ وَاِنِ اھْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ۭ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ۝ وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِہٖ ۚ وَاَنّٰی لَھُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّکَانٍۢ بَعِیْدٍ ۝ وَّقَدْ کَفَرُوْا بِہٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّکَانٍۢ بَعِیْدٍ ۝ وَحِیْلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ کَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِھِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّھُمْ کَانُوْا فِیْ شَکٍّ مُّرِیْبٍ ۔ آخر رکوع سورہ سبا۔

ان سے کہو کہ میں تمھیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اسکے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ دو دو ہو کر اکیلے اکیلے یعنی باہم مشورہ کر کے اور تخلی بالطبع ہو کر خوب سوچو اور غور کرو اس شخص کی نسبت۔ جب تم ہر قسم کی بخلوں اور تیرگیوں کو دور کر کے سوچو گے تو یقیناً یقیناً تم اس نتیجہ پر پہنچو گے۔

مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ

تمھارا یہ صاحب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو رسالت کا مدعی ہے یہ مجنون نہیں ہے غور کر کے دیکھو کہ یہ کتنا بڑا دعویٰ ہے اور کیسی عظیم الشان حیرت انگیز تحدی ہے کہ یہ رسالت کا مدعی تمھارا ساتھی مجنون نہیں ہے۔ خوب سوچکر دیکھو یہ نرا دعوی ہی دعویٰ نہیں بلکہ **قرآن شریف** اس دعوی کے ثبوت میں عظیم الشان دلایل پیش کرتا ہے چنانچہ **پہلی دلیل** یہ دیتا ہے

اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ

یہ شخص ایک خطرناک عذاب سے جو بہت شدید ہے اور قریب تر ہے دور نہیں تمھارے لیے نذیر مبین ہے۔

یہ دلیل عربوں کے اپنے مذاق اور فہم کے موافق ہے عربوں میں چونکہ ہمیشہ لڑائیاں ہوا کرتی تھیں ناگہاں ایک قبیلہ دوسرے پر شبخون مارا کرتا تھا۔ اس لیے ان میں سے بعض تجربہ کار۔ گرم و سرد روزگار آزمودہ اشخاص جو اچھے عمر کے ہوتے تھے اور جو مختلف قراین اور حالات سے دشمن کی حرکت و سکون کا پورا پتہ لگا سکتے تھے اور سمجھ سکتے تھے کہ کس رنگ میں دشمن قوم حملہ آور ہوتی ہے اور وہ تاک گھات میں لگے رہتے اور کبھی کچھ دور آگے جا کر دیکھتے غرض جن ذرائع اور صورتوں سے ممکن ہوتا تھا وہ ان امور کی طرف نگاہ رکھتے اور جب انکو معلوم ہو جاتا کہ دشمن ہم

تو وہ ایک اونچے ٹیلہ پر چڑھ کر آگ روشن
کر دیتے ہیں جس کے ذریعہ قوم کو خبر ہو جاتی
کرنا آتی ہے اور جس سے مراد حرب ہوتی
تھی ۔ وہ لوگ جو ایسے ہوشیار اور معتبر
ہوتے تھے انہیں "نذیر" کہلاتے تھے اب
خدا تعالیٰ اس عرف سے جو انہیں پر استعارہ
اور مسلم ۔۔ تنہا یہ بتاتا ہے کہ
اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ
عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۔ پہلے فرمایا کہ وہ
مجنون نہیں ہے اور اب اس دعویٰ کے
لیے دلیل یہ دی کہ وہ "نذیر عذاب" ہے
انکو ملاؤ تو معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ کی جلیل اور
مجید کتاب کیسی محکم ترتیب رکھتی ہے!
ہمیں بتایا ہے کہ کوئی مجنون ایسا نہیں ہوتا
جو پیشگوئی کر سکے مگر یہ تمکو ایک قریب تر
آنے والے عذاب سے ڈراتا ہے اب ایسی
مقتدر پیشگوئی کرنا جس میں دشمن کی ہزیمت
خذلان شکست ہو اور اپنی عزت کامیابی
کیا کسی مجنون کی طاقت میں ہے؟ اور کیا
کوئی مجنون ایسی پرشوکت تحدی جو مقتدر
پیشگوئی پر مشتمل ہو کر سکتا ہے؟ یہ
عادت اللہ اور سنتہ اللہ نہیں ہے پیشگوئی
کرنا اس امر کی ایک بیّن دلیل ہے کہ یہ مجنون
نہیں ہے ۔ اور پھر تمہارے اپنے شعور
اور عرف کیموافق یہ نذیر مبین کے رنگ
میں پیش ہوا ہے کیا تم اسکو مجنون کہتے ہو؟
کیونکہ یہ امر تمہارے نزدیک مسلّم ہے
کہ مجنون کبھی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ
قوم کو نہیں ڈراتا ۔ اور قوم اس کے انذار پر
توجہ ہی نہیں کرتی ۔ کیونکہ مجنون اپنے اختلال
حواس کیوجہ سے نہیں معلوم کر سکتا کہ ہوا کدھر
کی ہے ۔ وہ دشمن کی حرکت و سکون کے متعلق
کوئی عمیق علم نہیں رکھ سکتا ۔ چونکہ عرب جو
جانتے تھے کہ نذیر کون ہوتا ہے اور وہ کن
رنگوں اور ذرائع سے شناخت کرتا ہے
کہ کوئی شبخون پڑنے والا ہے ۔ ایسے واقعات
کو مد نظر رکھکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو نذیر مبین کہا ہے ۔ تاکہ جو شخص خدا
طلبی کی قوت اور دل رکھتا ہے وہ اس لفظ
ہی سے اس نتیجہ پر پہونچ جاوے گا کہ

محمد سچا رسول ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)
غرض یہ پہلی دلیل ہے اس امر پر کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں مجنون
نہیں ہیں ۔

انجیل پڑھو یا توریت یا اور کسی مذہبی کتاب
کو پڑھو تمہیں معلوم ہوگا کہ ایسی پرقوت اور
پرشوکت تحدی اور چیلنج انمیں نہیں ہے
جو خدا کی جلیل مجید اور حکیم کتاب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتی ہے ۔
پھر کسقدر سنت اور احسان اور فضل ہے
اللہ تعالےٰ کا کہ وہ نرا دعویٰ نہیں کرتی بلکہ
ہر دعویٰ کا ایک جلی **ثبوت** پیش کرتی
ہے ۔ یہ دعویٰ جو کیا تھا کہ میں مجنون نہیں
اسکی دلیل کیسی واضح ہے گر پرشوکت تحدی
کے رنگ میں دی کہ اے میری قوم! یاد
رکھو میری مخالفت سے تم پر ایک شدید عذاب
آنے والا ہے اور وہ عذاب دور بھی نہیں
بلکہ قریب تر ہے ۔ اب میں پوچھتا ہوں
کہ کیا یہ خالی دھمکی تھی؟ کیا ایسا واقعہ
نہیں ہوا؟ وہ مخالف دشمن اس انذار
کے بعد ہلاک نہیں ہوئے؟ نہیں یہ نری
دھمکی نہ تھی خدا کی مقتدر پیشگوئی پوری
ہوئی اور مخالفت کرنے والے منکر ہلاک ہوئے
اسی طرح جسطرح کہا گیا تھا ۔ اب **واقعات**
نے دکھا دیا کہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نذیر مبین تھے ۔ اور
ابدالآباد کے لیے آپ کی سچائی پر ان واقعات
نے مہر کر دی ۔

پھر دوسری دلیل یہ دی قُلْ مَا
سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ
ان کو کہدو کہ میں تم سے کوئی اجر اور مزدوری
نہیں مانگتا تم اپنا اجر اپنے گھر رکھو میرا اجر
میرے اللہ کے پاس ہے اور وہ ہر چیز پر
نگران ہے ۔

یعنی میں یہ نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا
جوئی کے لیے کرتا ہوں تم سے کوئی مزدوری
نہیں چاہتا ۔ میرے دوستو! یہ
عظیم الشان دلیل ہے آپ کی صداقت کو
رسالت پر قسم برب العزۃ جنے مدتوں
سے اس دلیل کو بڑے غور اور فکر سے
سمجھا ہوا ہے اور میرا سینہ لذت سے یوں
بھر جاتا ہے جیسے شہد سے مشک بھری
ہوئی ہو ۔

دنیا میں آج دیکھلو مشینوں کی ایجاد
کرنے والے یا یورپ کے فلاسفر اور موجد
جنکو لوگ نمونہ کے لیے پیش کیا کرتے
ہیں انمیں ایک بھی نہیں ہے جسکی روح
میں اجر طلبی نہ ہو جو مصنف ہیں وہ لاکھوں
لاکھ روپیہ کتابوں کے مختلف ایڈیشنوں
سے کما لیتے ہیں جو موجد ہیں وہ اپنی
ایجادات کو پیٹنٹ اور رجسٹر کرا کر دنیا
کماتے ہیں اور ہزاروں ایسے موجد مر گئے
ہیں جنکا راز کسی دوسرے کو معلوم نہیں
ہو سکا ۔ اور کوئی دوسرا اس سے
فائدہ نہیں اٹھا سکا ۔
غرض جو کچھ کیا جاتا ہے اسکی غرض محض
اجرت لینا اور روپیہ کمانا ہے ۔ محض
خدا کے لیے قدم اٹھانا اور جس میں نفس
کا کوئی شائبہ نہ ہو خلوت جلوت میں موت
کی آخری تلخ گھڑی تک ایک لحظہ کے لیے
بھی اجر طلبی مقصود نہ ہوتا یہ چھوٹی
سی بات نہیں ہے

محض خدا کے لیے ایک کام کرنا جس کی فطرت اور روح میں ہے وہ کوئی معمولی آدمی نہیں ہے یہ **فوق العادت فطرۃ بتاتی ہے کہ وہ منجانب اللہ ہے**
پس یہ کیسی لطیف دلیل ہے اس دعویٰ پر
کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ
مجنون کی یہ حیثیت اور فطرۃ کہاں کہ وہ
خلوص کے ساتھ نفعاً ایک کام کرے
میراں بخش کو (اس نام کا ایک شخص دیوانہ
جو قادیان کی گلیوں میں بیہودہ گاتا پھرتا ہے)
دیکھلو ۔ کہ یہ بھی تو کچھ نہ کچھ گاتا پھرتا ہے
کبھی سسّی پڑھتا ہے کبھی ہیر کبھی
کچھ کبھی کچھ مگر آخر ایک پیسہ مانگنے لگتا ہے

پس اُنکی روح اور اُس کے ذلیل و پست جذبات کو دیکھو۔ اور پھر اسپر غور کرو

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۔

پھر **تیسری دلیل** اور پیش کرتا ہے قرآن شریف کا یہ طرز استدلال ہے کہ وہ دلیل پر دلیل دیتا جاتا ہے۔ یہ ترقی ہے جو فصاحت و بلاغت کی جان ہے۔ بڑا عظیم الشان اور بلیغ کلام وہ ہوتا ہے جسمیں ترقی پر ترقی ہو اور سُست کلام وہ ہے کہ کہیں کوئی نکتہ اتفاقی طور پر نکل جاوے تو پھر پستی شروع ہو جاوے۔ خدا کی جلیل و مجید کتاب کا شان اس سے بالا تر ہے اس میں ترقی پر ترقی ہے دیکھو ما بصاحبکم من جنۃ دعوی کیا تھا۔ پھر اسکی ایک دلیل دی دوسری دلیل دی اب تیسری دلیل اور شروع کرتا ہے

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ کہدو کہ بیشک میرا رب دنیا پر حق پھینک رہا ہے یقذف اس لیے فرمایا کہ حق بڑی قوت اور شوکت کے ساتھ آسمان سے گرا ہے وہ حق جو موعود تھا وہ ایک مستحکم اور مضبوط چٹان ہے جو اسپر گرا وہ پاش پاش ہوا۔ اور جسپر وہ گرا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا کسقدر قوت ہیبت اور رعب اس پیشگوئی میں ہے۔ اور پھر اسکو اور بھی قوت دی ہے یہ کہکر کہ یہ پیشگوئی علام الغیوب خدا کیطرف سے ہے عالم الغیب نہیں فرمایا بلکہ اسکی قوت اور شوکت کو بڑہانے کے واسطے مبالغہ کا صیغہ علام الغیوب بڑا بھاری غیبوں کو جاننے والا۔ جو چیز آسمان سے آتی ہے کوئی اسکو روک نہیں سکتا سیدھی اپنے مرکز پر آتی ہے

یہ ایک ایسی واضح اور صاف بات ہے کہ ہر روز ہم دیکھتے ہیں آسمان سے آنے والی بات اٹل ہوتی ہے۔ ایسے یقذف بالحق میں بڑی قوت اور شوکت ہے کیونکہ وہ آسمان سے اُترا ہے۔ اب اسکو کوئی روک نہیں سکتا بلکہ جسپر یہ گریگا اُسے پیس ڈالے گا۔ پھر دیکھلو کہ یہ بھی نرا دعوی ہے نہیں رہا۔ کون آپ کے مقابلہ کے لیے اُٹھا جو بار ور رہا؟ ایک بھی نہیں جو مقابلہ میں آیا اُسکا استیصال ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی نبی اور مامور کی کامیابی کی نظیر پائی نہیں جاتی آپ کے سب دشمن آپ کے سامنے تباہ ہوے اور ایک بھی مخالف آپ کا آپ کی زندگی میں باقی نہ رہا۔ یہ کیسی شوکت اور اقبال کو ظاہر کرنیوالی بات ہے۔ پھر ایک اور **دلیل** دی۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۔ کہدو کہ وہ **الحق** جس کی تمام نبی پیشگوئی کرتے آئے تھے اور ساری نبوتیں اور رسالتیں اُسی کے اساس اور تمہید کے لیے تہیں وہ اب خود آگیا ہے اور **الباطل** اولاً بالذات اس مکہ معظمہ میں حق کی شوکت کے بعد جگہ نہ لے گا اور نہ اس ہیئت میں پھر عود کرے گا۔ درحقیقت ایک غور کن طبیعت اس نتیجہ پر پہونچ سکتی ہے کہ واقعات سے کیا ثابت ہو گیا کہ یہ علام الغیوب خدا ہی کی باتیں تھیں اور ہیں اور درحقیقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے اور کامل نبی اور خاتم النبیین ہیں۔

میرا یہ ایمان ہرگز نہیں کہ اس آیت کیموافق صرف مکہ معظمہ ہی سے باطل بھاگا۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ بیت اللہ میں ۳۶۰ بُت تھے اور وہ مختلف مذاہب و مشارب کا نمونہ تھے۔ عیسائیوں۔ یہودیوں۔ مجوسیوں غرض ہر قوم کے بُت تھے خدا تعالی نے مکہ معظمہ سے ان بتوں کو دور کر کے اس پیشگوئی کے ذریعہ دکھا دیا کہ حقیقی شوکت اس باطل کو قرآن کریم کے بعد نہ ہوگی **عیسائی** مذہب اسوقت تک اگرچہ جاری ہے **نیوگ** پرستی اگرچہ جاری ہے آتش پرستی بھی جاری ہے مگر اب خدا کے **صادق** اور برگزیدہ **مسیح موعود** نے خدا کے سلام اور نصرتیں اسپر ہوں ان تمام مذاہب کو چیلنج کر دیا ہے اور قرآن شریف کے حجج اور براہین کے سامنے انکو ذلیل کر دیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جسطرح خدا تعالے نے اول سے مقدر کیا ہوا تھا کہ اس کے ہاتھ پر **اسلام** کا غلبہ ہوگا جیسے فرمایا

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

پس اس وعدہ کے موافق خدا کے مسیح نے قرآن شریف کے حجج و براہین اور آسمانی تائیدی نشانوں کی تلوار سے اسیطرح ان تینوں کی ناک اُڑا دی ہے جسطرح سلطان **محمود** نے سومنات کی ناک کو توڑ ڈالا تھا۔

درحقیقت جیسا کہ ولیم میور ایک متعصب عیسائی آہ مار کر چلاتا ہے کہ قرآن روک ہو گیا ہے ورنہ عیسائی مذہب پھیل جاتا اور اب ہم عربوں کو انجیل نہیں سنا سکتے کیونکہ وہ موحد ہیں) یہ سچ ہے کہ اس **الحق** کے سامنے اب **باطل** رہ نہیں سکتا۔

اللہ اکبر! مبارک ہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ایک سیاہ دل تلخ دشمن کے منہ سے اپنے قرآن کی صداقت عظمت اور انفاس قدسیہ کی تاثیر کا اقرار لیا۔

غرض اللہ تعالے فرماتا ہے کہ الباطل اب نہ یہاں شروع ہوگا اور نہ پھر عود کریگا اب غور کر کے دیکھلو کہ یہ پیشگوئی کیسی واضح طور پر پوری ہوئی۔ اور جیسا کہ میں نے ولیم میور کے حوالہ سے ابھی بیان کیا ہے تلخ سے تلخ دشمنوں کو بھی اسکا اعتراف کرنا پڑا ہے اور واقعات نے دکھا دیا ہے کہ علام الغیوب نے جو فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ پھر ایک اور دلیل یعنی **پانچویں دلیل** دیتا ہے

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ وَاِنِ اھْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ + ان کو کہدو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ میں ہلاک ہوجاؤں گا اور اگر میں صراط مستقیم پر ہوں اور میرا رب مجھپر وحی کرتا ہے تو یاد رکھو انہ سمیع قریب وہ میری گریہ و زاری کو جو میں قوم کے لیے کرتا ہوں سُنتا ہے اور وہ قریب ہے یعنی میری پیشگوئیاں پوری کرنیکو قریب ہے۔

خداتعالے کے اسمار اور صفات کیسے سچے ہیں اگر کوئی غور کرے تو وہ دیکھ سکتا ہے کہ آنحضرت ؐ کی زندگی میں ہر اسم نے اپنی صداقت اور اثر دکھایا + اب اسی نذیر مبین کی حقیقت کو کھولکر سنایا۔

وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ۔

عنقریب ایکوقت آتا ہے کہ اے مخاطب تو دیکھے گا کہ ایسی مصیبت آجائیگی جسکے احاطہ سے بھاگ نہ سکیں گے۔ اور جلدی ہی نزدیک کے مکان سے پکڑے جاؤگے۔

چنانچہ خداتعالی کے منہ کی باتیں پوری ہوئیں ۔ یہ ہیں نشانات خداتعالے کی جلیل کتاب کی سچائی کے اور اسکے منجانب اللہ ہونے کے کاش اسمیں کوئی غور کرے

اللہ تعالی کا بڑا احسان اور منت ہے کہ ہمارا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسی منہاج اور نقش قدم پر چلتا ہے اسی رنگ میں براہین احمدیہ کی پیشگوئیاں ہیں جیسے آنحضرت ؐ کی پیشگوئیاں مکی زندگی میں نظر آتی ہیں براہین کا زمانہ مکی زندگی کا نمونہ ہے۔ پہلے پیغمبری کیطرح یہ سلسلہ قائم ہوا۔ اور اب کوئی نو برس سے ہمارے آقا کی مدنی زندگی شروع ہوئی ہے اس وقت سے خداتعالی کے نشانات کس قوت اور زور کے ساتھ پورے ہورہے ہیں؟ اور زندہ خدا کا یہ نشان ہے کہ اسکے منہ کی باتیں ہر زمانہ میں زندہ رہیں اسی زندگی کے لیے اللہ تعالی نے مسیح موعود کو بھیجا ہے اُس نے آکر پھر ان باتوں کو زندہ کیا۔ ان باتوں کو اگر عیسائیوں ۔ مجوسیوں یا یہودیوں سے پوچھو تو انکے پاس نہ ملیں گی ان لوگوں میں بھی ان کا نام ونشان نہیں جو مسلمان کہلاکر خدا کے صادق مامور سے دور پڑے ہوئے ہیں ۔

یہ بالکل سچ ہے کہ ان مخالف سلسلوں اور ملتوں کے خدا اور انکی کتابیں سب مرگئی ہیں اور نیست ونابود ہوگئی ہیں وہ اب زندہ نہیں ہوسکتی ہیں کیونکہ مَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ کا نشان پورا ہوگیا اب ابد تک زندہ کتاب قرآن مجید اور زندہ رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور زندہ مذہب اسلام ہے اور یہ زندگی اس زمانہ میں اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ عطا کی لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کا مصداق ہے سو الحمد للہ کہ خدا تعالی نے اپنے مسیح کو غالب کردیا۔

ڈائری کا اقتباس

ایڈیٹر کے اپنے الفاظ میں۔

مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور سے تشریف لائے عند الملاقات حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ مولوی صاحب "باوجود ہمارے سلسلہ میں شامل ہونے کے ہر دلعزیز ہیں"۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کی کہ حضور تقوی اور رزق حلال ایسی چیزیں ہیں کہ انسان کو معزز بناتی ہیں حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا حقیقت میں تقوی ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے انسان کا اکرام ہوتا ہے۔

طاعون کے ٹیکہ کا ذکر تھا۔ اس کے متعلق ایک مبسوط اشتہار تقویۃ الایمان کے نام سے عنقریب شائع ہوتا ہے جو چھپ رہا ہے وہ الحکم کی کسی اشاعت میں انشاء اللہ کامل طور پر چھپے گا + اسی ذکر کے اثنا میں اس ہی کے متعلق ایک لطیف بات فرمائی کہ

دیکھو ایک زمیندار ہے اسکی زمین بارانی ہے اور ایک دوسرا ہے جسنے ماندہ محنت کرکے کنوئیں سے آبپاشی کی ہے اور اپنے کھیتوں کو بھر لیا ہے مگر آسمان پر یکایک بادل ہوئے اور بارانی زمین والے تمام کھیت بھر گئے۔ اب دونوں میں سے زیادہ شکر گذار کون ہوگا؟ کیا وہ جس نے رات دن ایک کرکے اپنے کھیت بھرے ہیں؟ یا وہ جو آسمان کیطرف دیکھتا رہا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ جو رات کو سویا ہوا تھا اور صبح اُٹھکر دیکھا تو کھیتوں کو بھرا پایا۔

اسیطرح ٹیکہ کے متعلق ایک تو ہم ہیں کہ خدا تعالے نے حفاظت کا وعدہ کیا ہے اور ایک وہ ہیں جو اسی پر بھروسا کیے ہوئے ہیں۔

اسباب سے اللہ تعالی نے منع تو نہیں فرمایا مگر اسقدر محو فی الاسباب نہ ہونا چاہیئے کہ شرک کی حد تک پہونچ جاوے۔ اسباب سے جائز فائدہ اعتدال کی حد تک ضرور اٹھانا چاہیئے مگر شرک فی الاسباب نہ ہونے پائے۔ اور یہ شرک اسباب اسباب سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

ہزاروں ہزار مخلوق جانتی ہے کہ جب ٹیکا کرانے والوں کو فائدہ ہوگا جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے تو وہ شخص کسقدر خوش ہوگا اور کتنا بڑا نشان ہوگا جو یہ کہے گا کہ اوروں کو ٹیکہ نے فائدہ کیا اور مجھکو خدا نے ۔ معلوم قتیل ۔ ترا کشتی آورد و مارا خدا

جس راہ پر ہم چلتے ہیں یہ مرحلہ دور ہے ہم اسباب کو چھوڑتے نہیں لیکن انکو پوجتے بھی نہیں ہیں +

خدا نے اپنے فضل سے ایک **نشان** دیا ہم اسکی قدر کرتے ہیں۔ اگر وہ ہم پر ظاہر کرتا تو کچھ بات نہ تھی۔ لیکن اب اس **نشان** کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کی قدر کریں۔ ہر ایک شخص اپنے صدق۔ ثبات اور قوۃ کو دیکھ لے ہم کسیکو منع نہیں کرتے۔

اسباب پرستی۔ پتھر پرستی سے بڑھ کر ہے پتھروں کی پوجا اگر محرق ہے تو اسباب پرستی تپ دق ہے جس نے دنیا کو ہلاک کر دیا ہے۔ یاد رکھو جو اسباب میں دل لگاتا ہے وہ شرک میں مبتلا ہوتا ہے۔

الدار والوں کی حفاظت کا قوی ذمہ خدا نے لیا ہے۔ مگر ایک دار تو وہ ہے جو خس و خاشاک و خاک کا بنا ہوا در و دیوار والا گھر ہے اور ایک وہ جو ہمارے منشا کے موافق روحانی طور پر اپنی تبدیلی کرتا ہے وہ بھی ہمارے دار میں ہے۔

برکت کا نشان۔ میرے پاس ایک شیشی مشک کی ہے جس میں سے میں کھایا کرتا ہوں اللہ تعالے جب کسی چیز کے سلسلہ کو منقطع کرنا نہیں چاہتا تو جس طرح چاہے اسکو برکت دیدے۔ میں نے گھر والوں سے کہا کہ لاؤ اس شیشی کو میں برکت دیتا ہوں چنانچہ میں نے اسمیں پھونک ماردی۔ ٹھیک اسی وقت منشی الہی بخش ایک شیشی لایا میں نے سمجھا کہ کوئی دوائی ہے اور رکھدی مگر مخبر کو جب اسے کھولکر دیکھا تو وہ **مشک نکلا**۔ میں نے اسکو بلا کر پوچھا کہ کس نے بھیجی ہے اُسنے کہا کہ وہ کاغذ گم ہو گیا۔ اس شیشی پر بھی مرسل و فرستندہ کا نام نہیں یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے برکت کا دیا ہے میں نے گھر میں خود پھونک ماری اور دوسرے دن وہ شیشی آگئی۔ یہ خدا کے عجیب کام ہیں جو آج کل ظاہر ہو رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذلک

دار الامان کا ہفتہ

حضرت امام علیہ السلام اور جمیع ممبران اہلبیت خدا کے فضل سے تندرست ہیں۔ حضرت اقدس نے کشتی نوح یا تقویۃ الایمان کے نام سے عجیب و غریب اشتہار شائع کیا ہے۔ جو اگلی اشاعت میں پورا درج کیا جاویگا۔ تحفہ گولڑویہ کتاب شائع ہو گئی

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی بفضل خدا تعالیٰ تندرست اور خدمت دین میں مصروف ہیں۔

مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی گولڑوی کی سیف چشتیائی پر ایک تقریظ لکھ رہے ہیں جسکو پڑھ کر اسلامی دنیا از بس محظوظ ہو گی اور معلوم ہو جاویگا کہ طبل سائیں از زیر گلیمش برآمد گولڑوی ہی کے لیے مقدر ہوا تھا۔

جناب سید امیر علی شاہ صاحب ملہم سیالکوٹی اپنی رؤیا حسب معمول سناتے ہیں پہلے دن آپ نے رؤیا کے سنانے سے پیشتر مختصر تقریر کے ذریعہ ظاہر کیا کہ یہ فیض اور برکت انکو محض حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن کے طفیل سے ملی ہے کہ ہر روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے اور صاف الفاظ میں آپ حضرت اقدس کی تصدیق کرتے ہیں شاہ صاحب نے ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے جسمیں لکھا ہے ۸۲۰ مرتبہ آنحضرت صلعم کی زیارت ہو چکی ہے اس اشتہار کو ہم پھر کسی وقت شائع کریں گے مگر اس کا جو حصہ نظم کا ہے اُسے اسی صفحہ کے تیسرے کالم پر درج کرتے ہیں۔

اس ہفتہ میں ہمارے مخدوم جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر اور جناب مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار منشی رمضان علی صاحب اور مولوی محمد علی صاحب (جنھوں نے علی حائری لاہوری شیعہ کا جواب لکھا ہے اور جدید دو رسالے علی حائری کو خطاب کر کے لکھے ہیں جنمیں سے ایک فارسی رسالہ آج کل حضرت کو سناتے ہیں)۔ پشاور سے اور بہت احباب مختلف مقامات سے تشریف فرما ہوئے

۱۶ ستمبر ۱۹۰۲ء سے مدرسہ تعلیم الاسلام کھل گیا۔

بیعت کرنیوالوں کے نام ہم اس ہفتہ میں بوجہ عدم گنجایش درج نہیں کر سکے۔

خدا کے فضل کا اظہار

خدا کے فضل کا دنیا میں ہم اظہار کرتے ہیں
عطاء پاک ربانی کا ہم اقرار کرتے ہیں

بہت سے صالحین امت احمد کو دیکھا ہے
حضور پاک نبوی میں جو پاک اذکار کرتے ہیں

خدا کی دی ہوئی نعمت سے اب کفران ہو کیونکر
ہمیں دیتا ہے وہ اور شکر ہم ہر بار کرتے ہیں

ہمارے حضرت اقدس مسیح وقت مہدی بھی
بحکم پاک داں تقریر گوہر بار کرتے ہیں

نہیں کچھ فخر کی یہ بات ماں تحدیث نعمت ہے
ہمیں پروا نہیں اسکی کہ لوگ انکار کرتے ہیں

شہادت ہم ادا کرتے ہیں یہ اقرار صالح ہے
خدا کو درمیاں لاتے ہیں اظہار کرتے ہیں

ہمیں جب حضرت احمد حق سے فیض ملتا ہے
تو خوش دل ہو لذت پا کے ہم تکرار کرتے ہیں

بھرے دربار میں حضرت نے صد بار فرمایا
کہ وہ مامور حق ہیں لوگ کیوں انکار کرتے ہیں

مسیح امت احمد ہو ہم کو یہ ملی نعمت
کہ رخ روشن محمد کا ہی ہم دیدار کرتے ہیں

مرے دربار میں دیکھا ہے تم نے مرتبہ اُن کا
غلام احمد کی عزت یاں تو سب ابرار کرتے ہیں

مدد یار محمد ملگئی ہمکو رسائی اب
بلاتے ہیں ہمیں دربار میں اور پیار کرتے ہیں

خدا کی ایک حجت ہیں وہ اس آخر زمانہ میں
صراط مستقیم حق کو وہ تیار کرتے ہیں

سماں دیدنی تھا کیا اک شان کا دربار عالی میں
کہ جب اجلاس اپنا سید ابرار کرتے ہیں

طریق مستقیم حق کو غافل چھوڑ بیٹھے تھے
وہ ان غفلت کے ماروں کو ہی اب بیدار کرتے ہیں

حضوری میں نظر آتے ہیں واں پر انبیا سارے
پھر اُن نورعلی سے ہم سینہ کو پُر انوار کرتے ہیں

ستاتے ہیں اُنہیں ناگفتہ باتوں سے جو منکر
خدا سے دور ہیں وہ اور ہمیں بیزار کرتے ہیں

بہت دکھ پائیں گے آخر جو اس دین کو چھوڑینگے
کہ وہ اصلاح بحکم حضرت دادار کرتے ہیں

ضروری تصحیح

خیالات در بارہ مستورات۔ عورتوں

مرکب جوہر عشبہ مغربی

شیشی کلان عہ — شیشی خورد ۱۲

سلسلہ اسپریلا

ان امراض کا عروج بڑے شدومد سے سلطنت جسم مین تباہی کرنیوالا ہوتا ہے اسکے عزوب کرنیکا الہ اگر کوئی ہی تو ہمارا یہی جوہر عشبہ ہے جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہنچکر خوبکو ردی کردے تو اسکو کوئی درست کرسکتا ہی تو یہی جوہر عشبہ ہی یہ مرض کو دور کرتا نہین بلکہ عالم وجود سے مکھوتا ہے جوہر عشبہ انسان کے خونکو صاف کرنیکیلئے اسناد حکمائے سلف وخلف کا نسخہ ہے اس کے پینے والے کا خون گندہ نہیں ہونا یہ ہی وجہ ہی کہ اسکو محافظ صحت کہا جاتا ہے عشبہ مغربی کو میڈیکل آفیسر پروفیسر علوم طب اور حکمائے یقینی علاج سمیت خون سے دور کرنیکا آلہ قرار دیا ہے یہ **جوہر عشبہ جوانی کے جوش غلط کاری** سے جب آتشک کا زہر خون کو تباہ کرکے گوناگون رنگونمین ظاہر ہوتا ہو تو اس وقت بھی بہت فائدہ ہی جسکے استعمال سے وجع مفاصل تر گی خارش پھوڑے پھنسی زخمونکا اندمال ۔ خنازیر ناصور ۔ ہگندر ۔ جنبل یا جسم سے چھلکے اترین یا تبدیل موسم پر جسم پر دبے ۔ سوکھی خارش ۔ چہرہ پر بدنما داغ پیدا ہوتے ہین تو وہ یہ عرق بے جوان جملہ مہلک بیماریون سے نجات دیتا ہی ۔ سوزاک کے بعد جو ہاتھ اور پانون کے تلوؤن مین جلن رہتی ہی ۔ ہڈیان درد کرتی ہون ریح کا درد عرق النساء اور عورتون کے رحم بگاڑ اور تلون کے درد کو بھی دور کرتا ہے ۔

سنون مستحکم دندان

یہ وہ منجن ہی کہ دانتون کو جلادیتا ہے ۔ بخدا ہیرے کو ہیرا ہی دکہا دیتا ہے ۔ آنکھ گئی جہان گیا دانت گئے سواد گیا اس سے دانت موتیون کی طرح چمکدار مضبوط اور صاف ہوجاتے ہین ۔ بدبو میل دور مسوڑے مضبوط منہ سے لیسدار رطوبت کا مد اور خون جانا رک جاتا ہے محصولڈاک ۱۲

حب قبض کشا

حکماء کا قول ہی کہ قبض اور صحت ایک جگہ اکٹھے نہیں رہ سکتے جنکو وقت پر پاخانہ صاف نہ آئے طبیعت ان کی پریشان سر مین درد ۔ منہ بدمزہ زبان میلی ۔ ان گولیون کے استعمال سے ورم جگر نفخ ۔ قراقر ۔ دل کا دھڑکنا جسم کا بھاری ہونا ۔ کثرت تھوک کمی اشتہا وغیرہ دور ہوجاتی ہے ایک گولی رات کو دودھ کے ہمراہ کھانے سے صبح اجابت بافراغت آجانے سے طبیعت بشاش جسم ہلکا انسان چست وچالاک ہوجاتا ہی اور توانا رہ سکتا ہے ۲۰ عدد فی ایک روپیہ

پتہ سند الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ اعوان منزل

صدق اللہ العلام فیما اوحی الی الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام حیث قال انہ اوی القریۃ لولا الاکرام لہلک المقام

طاعون عذاب الٰہی ہی

جو خدا تعالیٰ کے مرسل کی تکذیب و انکار کے باعث نازل ہوتا ہی

روغن نور ی یہ روغن امراض وبائیہ خصوصاً طاعون وہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب ہے جو سعید لوگ حفظ ماتقدم استعمال کرینگے وہ انشاء اللہ مسلم بفضلہ تعالیٰ مبتلائے طاعون وہیضہ نہونگے کیونکہ جراثیم وبائیہ ان کے بدن مین داخل ہوتے ہی ہلاک ہوجاوینگے اگر مبتلائے مرض کو دین تب بھی اس سے بطور بفضلہ تعالیٰ شفا یاب ہو علاوہ ازین اس کے استعمال سے تپ محرقہ کہانسی تلی ۔ قے ۔ اسہال پچپس امروڑ وخون ودانتون کا آنا ۔ خنازیری بیماری ۔ سوزش سینہ ۔ تصدیعہ ۔ ہیضہ چیچک نفث الدم ابتدائی سل ۔ درد گوش و درد کان ۔ ناسور خنازیر زخم آتشک ۔ پہکندر ۔ پھوڑے پھنسیان بواسیر کے زخم ۔ زہر بچھو زہر زنبور ۔ وغیرہ ہر قسم کے زخم بہت جلد بفضلہ تعالیٰ دور ہوتے ہیں ایسا سریع الاثر اور مفید دوا کم ہوگی قیمت فی شیشی عمر

جوہر آصلہ سنبل مقوی معدہ ومشتہی وہاضم ومصفی خون ودافع خارش وپھوڑے پھنسی وجع المفاصل ودمہ ورياح وغیرہ قیمت فی شیشی عمر آخر ستمبر تک ۸

کشتہ سیمیک آتشہ مقوی دماغ واعصاب

قیمت فی چوکی ۸

گٹکہ سیماب مصلح شیر ومصفی خون قیمت ۸ محصول بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم نور محمد مالک

شفاخانہ ہمدرد صحت معالک لاہور

میو ہسپتال اسٹیشن خاص ضلع

گروہ میں کیا گیا تھا کچھ پاس نہ کر کے اس فکر میں ہوئے کہ کسی طرح سے ان کتابوں کا جواب لکھا جاوے۔

پیر گولڑی اور اس کے رفقا کی عہد شکنی کے ضمن میں ہم اس امر کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت اقدس نے اللہ تعالے کے حکم سے **انجام آتھم** میں آیندہ کے لیے مباحثہ نہ کرنے کا اقرار شائع کر دیا تھا۔

چنانچہ اس **آدم آخری کو آدم اول** کے دشمن کے مثیلوں نے اڑا چاہا کہ اس منع کیے ہوئے درخت و الفجر، کا پھل کھاوے مگر کیسی عالی ہمتی اور استقلال اور **وفاء عہد** ہے کہ گالیاں سنی منظور کیں۔ قسم قسم کے نام رکھوا لینے پسند کیے۔ مگر پسند کیا تو **خدا کا عہد توڑنا**۔

(اے خدا کے مسیح صادق تجھ پر سلام)
تو نے سچ کہا ہے

(واں روز خود مباد کہ عہد تو بشکنم)

پبلک اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ لاہور میں جب گولڑی کو اعجازی تفسیر نویسی کی دعوت دی گئی تھی تو اس حیلہ جو پیر نے اپنے بچاؤ اور پردہ پوشی کے لیے یہ حیلہ تجویز کیا تھا کہ تفسیر سے پہلے مباحثہ کی شرط لگا دی تھی اور اصل غرض یہ تھی کہ اگر مباحثہ منظور کریں گے تو خلاف عہد کرنیوالے قرار دیئے جائیں گے اور اگر عہد نبھا نہیں سکیں گے تو مباحثہ میں نہ آئیں گے اور یوں ہماری پردہ پوشی ہوگی * **خدا کے صادق موعود** نے **وفاء عہد** کو مقدم کیا اور اپنی شرائط کے موافق تفسیر نویسی کی دعوت اور مقابلہ کے لیے طیار رہے۔ جب پیر گولڑی نے حق کو مشتبہ کرنا چاہا تو **اعجاز المسیح** کے ذریعہ اسکی **قلعی** کھول دی

اعجاز المسیح ایک ایسا حربہ تھا جس نے گولڑی کی خانہ ساز لیاقت کے بت کو پاش پاش کر دیا اور عام طور پر معلوم ہو گیا کہ گولڑی محض ایک گوسالہ ہے اور قرآن دانی اور عربیت سے اسے کوئی بہرہ نہیں دیا گیا اور اگر کچھ دیا گیا ہوتا تو وہ اس میدان میں کیوں پیچھے رہ جاتا جبکہ ۷۰ دن کی میعاد تھی اور پھر گھر میں بیٹھ کر آرام سے لکھنا تھا یا لکھانا تھا اور یہ بھی عام اجازت تھی کہ وہ جس سے چاہے مدد لے مگر ہندوستان پنجاب میں ایک بھی عالم ایسا نہ نکلا جو **اعجاز المسیح** کا مقابلہ کرتا اور کچھ اناپ شناپ بھی عربی میں لکھ کر دکھا دیتا؟ **اعجاز المسیح** ابد الآباد تک خدا تعالے کا

ایک زندہ نشان ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو اہل دل ہیں

اعجاز المسیح نے گولڑی کی گلیم درویشی کو کچھ ایسا پارہ پارہ کیا کہ اسکا رفو تو اب ناممکن ہی ہو گیا مگر گولڑی اس خیال میں رہا کہ کسی نہ کسی طرح اس داغ ندامت کو اپنے فقر و علم کے چہرہ سے دھو دے۔ یہ کہنا کہ **اعجاز المسیح** کے مقابلہ کے لیے کوشش نہیں کی بالکل لغو اور فضول بات ہے اس نے جان توڑ کوشش کی اور جیسا کہ اس واقعہ سے جو ہم ذیل میں لکھیں گے پایا جاتا ہے اس نے ہر چند چاہا کہ کوئی اسے ملے جو اس ندامت کو دھونے میں اسکا مددگار ہو مگر خدائے قادر کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟ اعجاز المسیح کا مقابلہ نہ ہونا تھا نہ ہوا۔

آخر **مہر علی شاہ** نے اس ندامت کو دور کرنے کی ایک تجویز سوچی اور وہ یہ کہ اسے معلوم ہو گیا کہ مولوی **محمد حسن بھیں** نے **اعجاز المسیح** پر کچھ نوٹ لکھے ہیں پہلے وہ اس فکر میں ہوا کہ ان نوٹوں کو حاصل کیا جاوے + محمد حسن کی زندگی میں تو وہ نوٹ اسکو نہ مل سکے اس کے مرنے کے بعد خدا جانے کن حیلوں اور تدابیر سے اسکی بیوہ سے ان نوٹوں کو حاصل کر لیا۔ اور انکو ہی ترتیب دیکر **سیف چشتیائی** کے نام سے ایک رسالہ چھاپ کر شائع کر دیا۔ جو اس نادان فقیر کی پردہ دری کا ذریعہ ہو گیا + اور پھر تعجب کی بات ہے کہ ساری کتاب انکی ہی **نوٹوں کی نقل** ہے جو صاف اور واضح الفاظ میں **چوری** ہے اور حضرت حجۃ اللہ کے چند فقرات کو جو توارد کے طور پر آپ کے کلام میں آئے ہیں **سرقہ** قرار دیا۔ خدا کی شان ہے کہ جو الزام حضرت مسیح موعود کو دیتا تھا خود ہی اس الزام کے نیچے آ گیا۔ سچ ہے **اِنِّیْ**

مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ

میں اسکی اہانت کرنے والا ہوں جس نے تیری اہانت کا ارادہ کیا۔

اس امر کا ثبوت ہم واضح طور پر ابھی پیش کرینگے مگر اس سے پہلے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ **سیف چشتیائی** پیرجی کے حق میں بہت ہی مضر ثابت ہوئی جس نے اس کی **خیانت** اور **سرقہ** کا راز طشت از بام کر دیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ پیر صاحب ترک حیا سے کام لیں گے یا اپنی غلطی کا اعتراف کر کے نیک نیتی کا یوں ثبوت دیں گے کہ وہ **مسیح موعود** کے قدموں میں گر کر کہیں گے۔

یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ

بہرحال گولڑی صاحب کی اس تمام کارروائی سے خدا تعالے کے عظیم الشان **نشان** ثابت ہوئے ہیں

اول یہ کہ اعجاز المسیح کے ٹائٹل پیج کی پیشگوئی **منعہ مانع من السماء** ... فسوف یری ... مولوی **محمد حسن** ساکن بھیں کا نامراد اور ناکام رہ کر وفات پا جانا بھی سیف چشتیائی کے ذریعہ ثابت ہوا کیونکہ جب محمد حسن کے نوٹ ملے تو معلوم ہوا کہ اس نے مقابلہ کے لیے قلم اٹھایا اور ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالی نے اسکو نامراد رکھا یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ عظیم الشان نشان ہے جو خدا کے برگزیدہ **مسیح موعود** کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ کیونکہ محمد حسن نے جب اعجاز المسیح کے مقابلہ کا ارادہ کیا تو **منعہ مانع من السماء** کے موافق خدا تعالی نے اسکا فیصلہ کر دیا + اب غور طلب یہ امر ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود اس دعوی میں معاذ اللہ جھوٹے تھے اور یہ پیشگوئی بناء بخدا منجانب اللہ نہ تھی تو محمد حسن نے جس کام کو

* اور بڑی گہری شرارت یہ تھی کہ محمد حسین بٹالوی جیسے گولڑی نے منصف قرار دیا تھا مانا ہوا سیاہ دل دشمن ہونیکے سبب ضرور حضرت موعود کے خلاف فیصلہ دیگا اور یوں تفسیر نویسی کا جان ستان پیالہ گولڑی کے منہ سے ٹل جائے گا۔ منہ

شروع کیا تھا پھر وہ عام نفع رسانی اور
خدا کی نصرت کا کام ہونا چاہیے۔ لہذا
ضروری تھا کہ عام نفع رساں وجود ہونیکی
سبب سے حسب وعدہ الٰہی وَ اَمَّا مَا
یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ
اور اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ
وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ محمد حسن
کی پوری تائید ہوتی اور وہ اپنی اس
تالیف میں بامراد ہو جاتا مگر خدا نے
اسکا فیصلہ کر کے ثابت کر دیا کہ وہ نافع
نہ تھا اور اعجاز المسیح کی پیشگوئی
سچی نکلی۔

دوسرا نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے
محمد حسن کی تحریروں کو ثبوت کے لیے قائم
رکھا۔ درانحالیکہ وہ پیر گولڑوی کے
ہاتھ میں جا چکی تھیں اور پیر گولڑوی نے
ان نوٹوں کو ترتیب دیکر اپنے نام سے
شائع کیا۔ اور یہ اعتراف کہیں نہیں کیا
کہ مینے محمد حسن کی تحریروں کو شائع کیا ہے۔
اگر یہ ذکر کر دیتے تو شاید گولڑوی کے ہمخیال
مسلمان (برائے نام) کم از کم اس
کشتہ اعجاز المسیح کے لیے کوئی دعا
ہی کر دیتے۔ بہرحال گولڑوی کا ان تحریروں
کو اپنی پردہ پوشی کے لیے ضائع نکرنا اور
قائم رکھنا۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود کی
تائید کا ایک نشان ہے۔

اور پھر **تیسرا نشان** یہ ہے کہ الہام
اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ
پورا ہوا۔ سیف چشتیائی (طنبور
چشتیائی) میں اس مضمون چور فقیر
نے بڑی دلیری اور گستاخی کے ساتھ
خدا کے صادق اور برگزیدہ مسیح موعود
پر سرقہ کا الزام لگایا تھا۔

وہ الزام انکو دیتی تھی قصور اپنا نکل آیا

اور اس سے غرض یہ تھی کہ تا خدا تعالیٰ کے
ایک عظیم الشان نشان کی بیحرمتی اور
بے وقری کرے۔ مگر خدا نے اپنے وعدہ
کے موافق اسی رنگ میں ایک اور نشان
اسی پر پورا کر دکھایا کہ محمد حسن کشتہ
اعجاز المسیح کا سارا مسودہ اپنے نام
منسوب کر لیا اور اُسکا کہیں ذکر تک نہیں کیا
اب دیکھو کیا یہ خدا تعالیٰ کا زبردست
نشان ہے یا نہیں کہ حضرت مسیح موعود
کی طرف دو چار فقروں کا سرقہ منسوب
کرنے کے ساتھ ہی خود پوری کتاب کا
سارق ثابت ہو گیا۔ اور نہ صرف چور بلکہ
کذاب بھی کیونکہ اس ساری کتاب میں
یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ مسودہ مینے محمد حسن
ساکن بھیں کے نوٹوں سے لیا ہے۔
آگے بڑھ کر اس مضمون چور درویش
کی رسوائی کیا ہوگی۔

پھر **چوتھا نشان** یہ ہے کہ اعجاز
المسیح کے صفحہ ۱۹۹ میں حضرت مسیح موعود
کی یہ دعا لکھی ہے رَبِّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ اَعْدَائِیْ ھُمُ الصَّادِقُوْنَ
الْمُخْلِصُوْنَ فَاَھْلِکْنِیْ کَمَا تُھْلِکُ
الْکَذَّابُوْنَ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنِّیْ مِنْکَ وَمِنْ حَضْرَتِکَ
فَقُمْ لِنُصْرَتِیْ۔ یعنی اے میرے
رب اگر تو جانتا ہے کہ میرے دشمن
سچے ہیں اور مخلص ہیں تو مجھے ہلاک
کر جیسا کہ جھوٹے ہلاک کئے جاتے ہیں
اور اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے
ہوں تو تو دشمن کے مقابلہ پر میری مدد
کے لیے کھڑا ہو جا یعنی میرے دشمن کو
ہلاک کر۔

اب صاف ظاہر ہے کہ حضرت حجۃ اللہ
کی تائید اور نصرت کس زور شور سے
ہو رہی ہے اور نصرتوں کو شاید ہمارے
مخالف نہ دیکھیں مگر یہ کھلا کھلا نشان
نصرت کا تو وہ دیکھ سکتے ہیں کہ محمد حسن
مقابلہ کے لیے اٹھا اور اس دعا کا نشانہ
ہو کر مارا گیا۔ گولڑوی نے ان نوٹوں کو
شائع کر کے سرقہ کا الزام لگایا۔ خود ساری
کتاب کے سارق ہونے کے الزام میں
پکڑا گیا اور پھر اس سے بڑھ کر اور نصرت
کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ منتقم حقیقی نے وہ
نوٹ بجنسہٖ حضرت مسیح موعود کے
پاس بھجوا دیے۔ حالانکہ وہ سخت مخالف
گروہ کے ہاتھ میں تھے۔

**پانچواں نشان۔ پیر گولڑوی
کو عہد شکن۔ مضمون چور۔
جھوٹ بولنے والا عربی تفسیر نویسی**
سے بے بہرہ ثابت کر دیا۔ یہ خدا کے نشان
ہیں پس اے قوم تو انکو حقارت کی نگاہ
سے نہ دیکھ اور سُن۔

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ رچشم نشانہاست بصیر

اب ہم اس مضمون پر لمبی بحث کرنی نہیں
چاہتے اور وہ ثبوت پیش کرتے ہیں جن سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ گولڑوی نے
سیف چشتیائی جو لکھی ہے وہ اسکی اپنی
محنت اور دماغ کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ
ایک کشتہ اعجاز المسیح کے مسودوں
کی چوری ہے جس سے اسکی محنت
اور دماغ سوزی کی متاع کو چرایا
گیا ہے۔ ہماری تو یہ رائے ہے

**مضمون کے چور کو بھی حوالات
چاہیے**

**پیر گولڑوی اور اس کے طرفدار
اب بتائیں کہ انکی کیا رائے ہے**

وہ ثبوت

**جس سے ثابت ہو کہ گولڑوی
مضمون چور ہے**

نقل خط

میاں شہاب الدین ساکن بھیں

پہلے ہم صفائی بیان کے لیے لکھنا چاہتے
ہیں کہ میاں شہاب جسکا نام عنوان میں
درج ہے یہ محمد حسن متوفی کے دوست
ہیں اور علاوہ اس کے یہ اسی بدقسمت
وفات یافتہ کے ہمسایہ بھی ہیں اور انکو

اصرار سے واقف اور انھیں کی کوشش سے پیر مہر علی شاہ کے سرقہ کا مقدمہ برآمد ہوا اور بڑی صفائی سے ثابت ہو گیا کہ اسکی کتاب سیف چشتیائی مال مسروقہ ہے اور اسمیں مہر علی کی علم اور عقل کا کچھ بھی دخل نہیں اور بجز اس کے کہ وہ اس کارروائی سے نہ صرف جرم سرقہ کا مرتکب ہوا بلکہ اُس نے اس شیخی کو حاصل کرنے کے لیے بہت قابل شرم جھوٹ بولا اور اپنی کتاب سیف چشتیائی میں اُس مردہ بد قسمت کا نام تک نہیں لیا اور بڑے زور اور دعوے سے کہا کہ اِس کتاب کا میں مؤلف ہوں چنانچہ نقل خطوط یہ ہے

پہلے خط کی نقل

مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت اقدس جناب مرزا جی صاحب دام برکاتکم و فیوضکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد آپ کا خط رجسٹری شدہ آیا دل غمناک کو تازہ کیا روئداد معلوم ہوئی۔ حال یہ ہے کہ محمد حسن کا مسودہ تو خاکسار کو نہیں دکھایا گیا کیونکہ اُسکے مرنے کے بعد اس کی کتابیں اور سب کاغذات جمع کر کے مقفل کیے گئے ہیں شمس بازغہ اور اعجاز المسیح پر جو مذکورہ نوٹ کیے تھے وہ دیکھے ہیں اور وہی نوٹ گولڑوی ظالم نے کتابیں منگوا کر درج کر دیے ہیں اپنی لیاقت سے کچھ نہیں لکھا اب محمد حسن کا والد وغیرہ میرے تو دشمن جانی بن گئے ہیں کتابیں تو بجائے خود ایک ورق نہیں دکھاتے پہلے بھی دیکھنے کا ذریعہ یہ ہوا تھا کہ جب گولڑوی نے کتابیں یعنی شمس بازغہ اور اعجاز المسیح محمد حسن کے والد سے منگوائیں اور فارغ ہو کر واپس روانہ کیں تو چونکہ وہ حامل کتب اجنبی تھا اس لیے بھول کر میرے پاس مسجد میں آیا اور کہنے لگا کہ مولوی محمد حسن کا گھر کدھر ہے مینے پوچھا کہ کیا کام ہے کہنے لگا کہ مہر علی شاہ نے مجھکو کتابیں دیکر روانہ کیا ہے کہ مولوی محمد حسن کے والد کو یہ کتابیں شمس بازغہ اعجاز المسیح دے آ پھر کتابیں لیکر دیکھیں تو ہر صفحہ ہر سطر پر نوٹ ہوئے ہوئے دیکھے میرے پاس سیف چشتیائی بھی موجود تھی عبارت کو ملایا تو بعینہ وہ عبارت تھی۔
آپ کا حکم منظور لاکن محمد حسن کا والد کتابیں نہیں دیتا اور کہتا ہے کہ میرے روبرو بیشک دیکھلو مگر مہلت کے واسطے نہیں دیتا خاکسار معذور ہے کیا کرے۔ دوسری مجھ سے ایک غلطی ہو گئی کہ ایک خط گولڑوی کو بھی لکھا کہ تم نے خاک لکھا کہ جو کچھ محمد حسن کے نوٹ تھے وہی درج کر دیے اسواسطے گولڑوی نے محمد حسن کے والد کو لکھا ہے کہ انکو کتابیں مت دکھاؤ کیونکہ یہ شخص ہمارا مخالف ہے اب مشکل ہی کہ محمد حسن کا والد گولڑوی کا مرید ہے اور اس کے کہنے پر چلتا ہے مجھکو نہایت افسوس ہے کہ میں نے گولڑوی کو کیوں خط لکھا جس کے سبب سے سب میرے دشمن بن گئے براہ عنایت خاکسار کو معاف فرماویں کیونکہ خالی میرا آنا محنت کا خرچ ہے اور کتابیں وہ نہیں دیتے فقط

خاکسار شہاب الدین از
مقام بھیں تحصیل چکوال۔

دوسرے خط کی نقل

مکرمی معظمی و مولائی جناب مولوی عبد الکریم صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد خاکسار خیریت سے ہے آپکی خیریت مطلوب میں آنے سے کچھ انکار نہ کرتا لاکن کتابیں نہیں دیتے جنپر نوٹ ہیں یعنی شمس بازغہ اور اعجاز المسیح سیف چشتیائی میں جتنی سخت زبانی ہے اکثر محمد حسن کی ہے اسیلئے سے اسکی موت کا یہ نمونہ ہوا کہ تین دن .... کی مانند آواز کرتا رہا اور اسکے منہ سے کلمہ طیبہ ہرگز جاری نہ ہوا جو لوگ پاس تھے توبہ توبہ کرتے تھے قریبیوں کے سوا سب لوگ اسوقت اُٹھ گئے تھے گویا اُسکو سزا اسجگہ بھی ملگئی قیامت میں جو سو ہو گا۔ اب میرے خط لکھنے سے گولڑوی خود اقراری ہے چنانچہ یہ کارڈ گولڑوی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جو اُس نے مولوی کرم دین صاحب کو لکھا ہے غرض گولڑوی نے محمد حسن کے والد کو بہت تاکید کی ہے کہ انکو کتابیں مت دکھاؤ یعنی اس راقم خاکسار کو۔ گولڑوی کارڈ میں لکھتا ہے کہ محمد حسن کی اعانت سے لکھا گیا ہے مگر یہ اعتراف راست بازی کے تقاضا سے نہیں بلکہ اس لیے کہ یہ بھید ہم پر کھل گیا اس لیے ناچار شرمندہ ہو کر اقراری ہوا۔ دوسرے خط میں گولڑوی کا کا کارڈ ہے جو اُس نے اپنے ہاتھ سے لکھکر روانہ کیا ہے ملاحظہ ہو۔

خاکسار شہاب الدین از بھیں۔

مولوی کرم الدین صاحب کے خط کی نقل

مکرمنا حضرت اقدس مرزا صاحب جی مدظلہ العالی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں ایک عرصہ سے آپ کی کتابیں دیکھا کرتا ہوں مجھے آپ کے کلام سے تعشق ہے۔ مینے کئی دفعہ عالم رویا میں بھی آپ کی نسبت اچھے واقعات دیکھے ہیں۔ اکثر آپ کے مخالفین سے بھی جھگڑا کرتا ہوں۔ اگرچہ مجھے ابھی تک جناب سے سلسلہ پیری و مریدی نہیں ہے کیونکہ اس بارہ میں میرے خیال میں بہت احتیاط درکار ہے جب تک بالمشافہ اطمینان نہ کیا جاوے بیعت کرنا مناسب نہیں ہوتا لیکن تاہم مجھے جناب سے غائبانہ محبت ہے۔ میں نے چار پانچ یوم کا عرصہ ہوا ہے کہ جناب کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے مجھے مبارکباد فرمائی ہے اور کچھ شیرینی بھی عنایت کی ہے اور اسوقت میرے دل میں دو باتیں تھیں جنکو آپ نے بیان کر دیا ہے اور اُسی خواب کے عالم ہی میں یہ کہتا تھا کہ آپکے کشف کا تو میں قائل ہو گیا ہوں واللہ اعلم بالصواب بعض باتوں کی سمجھ بھی نہیں آتی ہے اسواسطے میرا خیال ابھی تک جناب کی نسبت یکرخہ نہیں ہے گو آپ کے صلاح و تورع کا میں قائل ہوں مینے اگر روز آپ کی کتاب سرمہ چشم آریہ کے ابتدا میں چند اشعار فارسی اور چند اردو دیکھے ہیں

اور وہ پڑھ کر مجھے رونا آتا تھا اور کہتا تھا کہ کذابوں کے کلام میں کبھی بھی ایسا درد نہیں ہوتا۔

کل میرے عزیز دوست میاں شہاب الدین طالب علم کے ذریعہ سے مجھے ایک خط رجسٹری شدہ جناب مولوی عبد الکریم صاحب کیطرف سے ملا جسمیں پیر صاحب گولڑوی کی سیف چشتیائی کی نسبت ذکر تھا۔ میاں شہاب الدین کو خاکسار نے بھی اس امر کی اطلاع دی تھی کہ پیر صاحب کی کتاب میں اکثر حصہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کے ان نوٹوں کا ہے جو مرحوم نے کتاب اعجاز المسیح اور شمس بازغہ کے حاشی پر اپنے خیالات لکھے تھے وہ دونوں کتابیں پیر صاحب نے مجھسے منگوائی تھیں اور اب وہ پھر آگئی ہیں مقابلہ کرنے سے وہ نوٹ بالصلہ درج کتاب پائے گئے۔ یہ ایک نہایت سارقانہ کاروائی ہے کہ ایک فوت شدہ شخص کے خیالات لکھکر اپنی طرف منسوب کر لیے اور اسکا نام تک نہ لیا۔ اور طرفہ یہ کہ بعض وہ عیوب جو آپکے کلام کی نسبت وہ پکڑتے ہیں پیر صاحب کی کتاب میں خود اسکی نظیریں موجود ہیں۔ وہ دونوں کتابیں چونکہ مولوی محمد حسن صاحب کے باپ کی تحویل میں ہیں اسواسطے جناب کی خدمت میں وہ کتابیں بھیجنا مشکل ہے کیونکہ انکا خیال آپ کے خلاف ہے اور وہ کبھی بھی اس امر کی اجازت نہیں دے سکتے ہاں یہ ہو سکیگا کہ ان نوٹوں کو بجنسہ نقل کر کے آپ کو پاس روانہ کیا جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص آدمی جناب کی جماعت سے یہاں آکر خود دیکھ جائے لیکن جلدی آنے پر دیکھا جا سکے گا۔ پیر صاحب کا ایک کارڈ جو مجھے پرسوں ہی پہونچا ہے بالصلہا جناب کے ملاحظہ کے لیے روانہ کیا جاتا ہے جسمیں انہوں نے خود اسبات کا اعتراف کیا ہے کہ مولوی محمد حسن کے نوٹ انھوں نے چرا کر سیف چشتیائی کی رونق بڑھائی ہے لیکن ان سب باتوں کو میری طرف سے ظاہر فرمایا جانا خلاف مصلحت ہو ہاں اگر میاں شہاب الدین کا نام ظاہر بھی کر دیا جائے تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پیر صاحب کی جماعت مجھپر سخت ناراض ہو آپ دعا فرماویں کہ آپ کی نسبت میرا اعتقاد بالکل صاف ہو جاوے اور مجھے سمجھ آجاوے کہ واقعی آپ ملہم اور مامور من اللہ ہیں۔

جناب مولوی عبد الکریم صاحب و مولانا مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم عرض ہے۔ زیادہ لکھنے میں تنگی وقت مانع ہے میاں شہاب الدین کیطرف سے بعد السلام علیکم مضمون واحد ہے والسلام۔

خاکسار محمد کرم الدین عفی عنہ از بھیں
تحصیل چکوال مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۲ء

دوسرا خط مولوی کرم الدین صاحب کا حکیم فضل الدین صاحب کے نام

مکرم معظم بندہ جناب حکیم صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۳۱ جولائی کو لڑکا ✱ گھر پہونچ گیا اُسی وقت کار معلومہ کی نسبت اس سے کوشش شروع کیگئی پہلے تو کتابیں دینے سے اُس نے سخت انکار کیا اور کہا کہ کتابیں جعفر زٹلی کی ہیں اور وہ مولوی محمد حسن مرحوم کا خط شناخت کرتا ہے اور اُس نے بتاکید مجھے کہا ہے کہ فوراً کتابیں لاہور زٹلی کے پاس پہنچا دوں لیکن بہت سی حکمت عملیوں اور طمع دینے کے بعد اسکو تسلیم کرایا گیا مبلغ چھ روپے معاوضہ پر آخر راضی ہوا اور کتاب اعجاز المسیح کے نوٹوں کی نقل دوسرے نسخہ پر کر کے اصل کتاب جسپر مولوی مرحوم کے اپنے قلم کے نوٹ ہیں ہمدست حامل عریضہ ارسال خدمت ہے کتاب وصول کر کے اسکی رسید حامل عریضہ کو مرحمت فرماویں اور نیز اگر موجود ہوں تو چھ روپیہ بھی حامل کو دیدیجیے گا تاکہ لڑکے کو دیدیے جاویں اور تا کہ دوسری کتاب شمس بازغہ کے حاصل کرنے میں دقت نہو۔ کیونکہ شمس بازغہ کا جسوقت بجلد نسخہ آپ روانہ فرماویں گے فوراً اصل نسخہ جسپر نوٹ ہیں اسی طرح روانہ خدمت ہوگا آپ بالکل تسلی فرماویں انشاء اللہ تعالے ہرگز وعدہ خلافی نہ ہوگی۔ اُس لڑکے نے کہا ہے کہ اور بھی مولوی مرحوم کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کئی ایک نوٹ ہیں جو تلاش پر مل سکتے ہیں۔ جسوقت ہاتھ لگے تو ان کا معاوضہ علحدہ مقرر کر کے نوٹ قلمی فیضی کے بشرط ضرورت یکبار ارسال خدمت ہوں گے آپ شمس بازغہ بہت جلدی منگا کر روانہ فرماویں کیونکہ لڑکا صرف ایک ماہ کی رخصت پر گھر میں آیا ہے اس عرصہ کے انقضا پر اُس نے کتاب لاہور لے جانی ہے اور پھر کتاب کا ملنا دشوار و متعذر ہو جاوے گا چکوال سے تلاش کریں شاید کوئی نسخہ مل جاوے تو حامل عریضہ کے ہاتھ روانہ فرماویں اور اپنا آدمی بھی ساتھ بھیجدیں تاکہ کتاب لے جاوے اُمید ہے کہ میری یہ ناچیز خدمت حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت قبول فرما کر میرے لیے دعائے خیر فرماویں گے لیکن میری التماس ہے ✱ کہ میرا نام بالفعل ہرگز ظاہر نہ کیا جاوے تاکہ بھیر مجھ سے الگ نہ ہو سکے۔ مولوی شہاب الدین کیجانب سے۔ السلام علیکم۔ والسلام

خاکسار محمد کرم الدین عفی عنہ
از بھیں تحصیل چکوال
۳ اگست ۱۹۰۲ء

پیر مہر علی شاہ کے کارڈ کی نقل جسمیں وہ اقرار کرتا ہے کہ کتاب سیف چشتیائی درحقیقت محمد حسن کا مضمون ہے

محبی و مخلصی مولوی کرم الدین صاحب سلامت باشند۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد یک نسخہ بذریعہ ڈاک یا کسی آدم معتبر فرستادہ خواہد شد۔ آپکو واضح ہو کہ اس کتاب (سیف چشتیائی) میں تحریر متعلق تفسیر فاتحہ (یعنی اعجاز المسیح) جو فیضی صاحب مرحوم و مغفور کی ہے باجازت ان کے مندرج ہے چنانچہ فیمابین تحریراً و نیز مشافہتہً جہلم میں قرار پا چکا تھا بلکہ فیضی صاحب مرحوم کی مدخواست ہے یعنے تحریر جواب شمس بازغہ بر مضامین مندرجہ

اخفا کے مدد و معاون نہیں مولویصاحب کا اخفا خدا کے حکم سے نہیں ہے صرف دلی کمزوری ہے خدا تعالے انکو جرأت دے +

لاہور میں اُن کے پاس بھیجدیے تھے اور انکو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے نام پر طبع کرا دیویں۔ افسوس کہ حیات نے وفا نہ کی اور نہ وہ میرے مضامین مرسلہ لاہور میں مجھے ملے آخر الامر مجھکو ہی یہ کام کرنا پڑا لہذا آپ سے اُنکی کتابیں مستعملہ منگواکر تفسیر کی تردید سندرجہ حسب اجازت سابقہ بتغیر ہا کی گئی آئندہ شاید آپ کو یا مولوی غلام محمد صاحب کو تکلیف اُٹھانی ہوگی۔ والسلام۔

اخبار الحکم

اس عنوان کے تحت میں آج ہم اپنے مخدومی مفتی **محمد صادق** صاحب سلمہ ربہ کا ایک گرامی نامہ درج کرتے ہیں۔ اگرچہ **الحکم** کے متعلق اسقدر خطوط ہمارے پاس مختلف اوقات میں آئے اور آتے ہیں کہ اگر ان سبکو جمع کیا جاوے تو بلا مبالغہ اچھی خاصی کتاب ہو جاوے لیکن محض اس خیال سے انکو بہت ہی کم اخبار میں جگہ دی ہے کہ اول خودستائی پر محمول نہ کیا جاوے۔ دوسرے جن خدمات کا اعتراف ہمیشہ کیا جاتا رہا ہے وہ ایڈیٹر الحکم کی کسی ذاتی خوبی۔ خوش اور سعی کا نتیجہ نہ تھیں اور نہ ہیں بلکہ محض خدا کا فضل تھا اور ہے جو اُسنے اپنے ایک ہیچمیرز بندہ سے ایک خدمت لی اور اسکو ایسی خدمت کے لیے موقع دیا۔ اسلیے ہر قسم کی حمد و ثنا کا مستحق مولی کریم ہی ہے ہم سچے دل سے اعتراف کرتے ہیں اور حقیقت بھی ہے کہ کوئی خدمت قوم یا ملک کی ہم سے نہیں ہو سکی۔ ہاں دلی آرزو اور تمنا ضرور ہے کہ کوئی ایسا کام ہو جو اپنی خطا کاریوں اور غفلت شعاریوں کی تلافی کرکے اور اس آرزو کا پورا کرنا بھی مولی تعالیٰ ہی کے فضل پر منحصر ہے۔

غرض اس گرامی نامہ کو ہم محض تحدیث بالنعمۃ کے طور پر درج کرتے ہیں اور اسلیے بھی کہ ہماری قوم الحکم کی ضرورت کو محسوس کرکے اس کے استقلال اور استحکام کیلیے ان عملی تجاویز پر غور کرے جو ضروری ہیں۔ چونکہ مفتی صاحب کو ہمیشہ الحکم کے ساتھ خاص محبت اور اُنس رہا ہے اور یہ صرف اس لیے کہ خدا کے صادق مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاک کلمات کے موتیوں کا یہ امین ہے اسلیے وہ وقتاً فوقتاً اپنی روح کے جوش سے الحکم کے متعلق اپنے سپاس نامے بھیجتے رہے ہیں۔ مفتی صاحب کے ذیل کے سپاس نامہ کو پڑھ کر ہمکو مفتی صاحب کا ایک بہت پرانا خط یاد آگیا جبکہ الحکم کی رفتار بہت ہی سُست اور دھیمی یعنی ہفتہ روزہ تھی اور وہ ایک چھوٹی سی تقطیع کے معمولی کاغذ کے آٹھ صفحوں پر شائع ہوتا تھا۔ اس خط میں مفتی صاحب الحکم کے متعلق اپنا ایک خواب لکھتے ہیں۔ جو ۲۴ مارچ ۱۸۹۸ء کے الحکم میں طبع ہوا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لیے اسکا اندراج یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے مفتی صاحب لکھتے ہیں چند روز ہوئے کہ مینے خواب میں دیکھا کہ الحکم میری میز پر پڑا ہے گویا ڈاک والا یا کوئی چھوڑ گیا ہے اُسپر سبز ورق ہے جب مینے اُسکو اُٹھایا اور کھولا تو وہ ایک لمبی چوڑے کاغذ پر

سول ملٹری کیطرح ایک ضخیم اخبار ہے اور نہایت خوشخط اور خوشنما ٹائپ کا چھپا ہوا اُردو میں ہے۔

یہ خواب خدا کے فضل سے کسی قدر پورا ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اصلی معنوں میں بھی پورا ہو جائے گا۔

اب ہم ذیل میں وہ گرامی نامہ درج کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ قوم اسپر توجہ کرے۔

(ایڈیٹر)

اخبار الحکم

اللہ تعالیٰ کا رسول ان دنوں ایک کتاب کی تصنیف میں مصروف ہے جسکا نام نزول المسیح رکھا گیا ہے۔ ابتدا میں یہ ایک چھوٹا سا اشتہار شروع ہوا تھا کہ مخلوق الٰہی کو آنے والے اور آئے ہوئے عذاب سے ڈرائے۔ پھر پیر گولڑوی کے اُس سارقے انشاء پر جو اس نے ایک مردہ کے مسودوں کو اپنے نام پر شائع کیا ہے یہ رسالہ کچھ اور بڑھا لیکن بعد میں ان رات دن گالیاں دینے والوں اور کافر کہنے والوں کی ہمدردی کے جوش میں خدا کے صادق نبی نے ارادہ فرمایا کہ اس کتاب کو ہر طرح کے دلائل اور بیانات سے کامل کرکے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے پیش کیا جائے۔ چنانچہ اس کتاب کی تکمیل کے واسطے یہ بھی ضروری سمجھا گیا کہ اُن نشانات میں سے بعض کی ایک فہرست بھی اسمیں درج کی جاوے جو حضرت حجۃ اللہ کے ہاتھ پر اب تک ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس امر کے واسطے اس عاجز کو بھی حکم ہوا کہ بعض نشانات کو متفرق کتابوں وغیرہ سے جمع کرکے انکی ایک یادداشت بناکر امام برحق کی خدمت میں پیش کروں تاکہ اس جہاد دینی میں میرے لیے کچھ ثواب کا حصہ ہو۔ اس امر کے واسطے مجھے ضرورت ہوئی کہ میں اخبار الحکم کے گذشتہ پرچوں سے کچھ مدد لوں۔ چنانچہ مینے دفتر الحکم سے سارے فائل منگوائے اور انکو دیکھنا شروع کیا۔ مطلب تو اپنے مطلب سے ہی تھا لیکن ورق گردانی کرتے ہوئے کبھی اس سُرخی اور کبھی اُس سُرخی پر نظر پڑکر میرے دل پر اس باقاعدہ ریکارڈ کا ایک عجیب اثر ہوا اور اخبار کے کالموں میں ان سالوں کے لیے اس پاک سلسلہ کی ایک محفوظ تاریخ دیکھکر بے اختیار قلب میں ایڈیٹر الحکم کا شکریہ اور اُسکے واسطے دعائے خیر نکلی۔

۱۸۹۰ء کا اخیر یا ۱۸۹۱ء کا ابتدا تھا جب سے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود کے دست بیعت ہونے اور آپ کی غلامی میں شامل ہونیکا فخر حاصل ہے۔ تب سے ہمیشہ میری یہ عادت رہی ہے کہ آپ کے مقدس کلمات کو نوٹ کرتا اور رکھ لیتا اور اپنی پاکٹ بکو میں جمع کرتا

اور اپنے مہربانوں اور دوستوں کو کشمیر کپورتھلہ انبالہ لاہور سیالکوٹ افریقہ لنڈن روانہ کرتا جس سے احباب کی ایمان میں تازگی آتی اور میرے لیے موجب حصول ثواب ہوتا۔ مدتوں لاہور میں یہ حالت رہی کہ جب احباب سُن پاتے کہ یہ عاجز دار الامان سے ہو کر آیا تو بڑے شوق اور التزام کے ساتھ ایک جگہ اکٹھے ہوتے اور میرے گرد اسطرح جمع ہو جاتے جسطرح شہد کے گرد شہد کی مکھیاں تب میں اُنھیں وہ روحانی غذا دیتا جو کہ میں اپنے امام کے پاس سے جمع کر کے لے جاتا اور اُن کی پیاسی روحوں کو اس آب زلال کے ساتھ ایسا سیر کر دیتا کہ انکی تشنگی اور بھی بڑھ جاتی اور اُنکی عاشقانہ روحیں اپنے محبوب کی محبت میں اُچھلنے لگتیں۔ یہی حال ہر جگہ کے محبان کا تھا جب کہ ایک مرد خدا شیخ **یعقوب علی** کو یہ توفیق اللہ تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوئی کہ وہ اس سلسلہ کی تائید میں ایک ہفتہ وار اخبار نکالکر قوم کی اس اشد ضرورت کو پورا کرے۔ سو یہ اخبار پہلے امرتسر میں جاری ہوا لیکن ایک ہی سال کے اندر جلد اپنے مرکز اصلی یعنی قادیان میں آ گیا۔ ضرور تھا کہ قوم کی مالی مشکلات میں یہ آرگن بھی حصہ لیتا اور اس نے جو کچھ حصہ لیا اُس کے ذکر کی مجھے ضرورت نہیں کیونکہ میں دراصل اسجگہ اسکی تاریخ لکھنے نہیں بیٹھا بلکہ صرف اپنی شکر گذاری کا اظہار کر رہا ہوں۔ قوم احمدی کی تمام تازہ خبروں کے ذریعہ سے یہ اخبار اب تک جماعت کو بہت ہی مفید اور کار آمد خدمت دے رہا ہے۔ حضرت اقدس کے الہامات کی پیش از وقت اشاعت کر کے دنیا کو معجزات و خوارق کا دکھلانا تمام احمدی انسٹی ٹیوشنز مثلاً میگزین۔ مدرسہ کے متعلق جماعت کو با خبر رکھنا۔ حضرت اقدس کے کلمات طیبات دور اُفتادوں تک پہنچانا۔ سلسلہ کے حالات کا ایک باقاعدہ ریکارڈ رکھنا۔ دشمنان دین کے حملوں کا دنداں شکن جواب دینا حضرت مولوی نور الدین صاحب کے روحانی نسخجات کو قوم میں تقسیم کرنا حضرت امام کے خطوط قدیم کو محفوظ کر دینا شہر قادیان کی لوکل ضروریات سے گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً اطلاع دینا۔ جماعت احمدیہ کی تصانیف کا اشتہار دینا۔ حضرت مولوی نور الدین و مولوی عبد الکریم صاحب کے پر زور خطبات جماعت کو سُنا دینا غرض دشمنوں پر رعب ڈالنے اور دوستوں کو خوش کرنے کے بہت سے عمدہ کام اس مفید پرچہ سے حاصل ہو رہے ہیں باوجود ان خوبیوں کے ہنوز یہ اخبار تمام نقصوں سے نکل کر اپنے کمال کو نہیں پہونچا اور ہر امر دنیا میں تدریجاً ہوتا ہے۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ جسطرح قوم نے اپنی وسعت کے مطابق اس کی قدر کی ہے اور شیخ صاحب ایڈیٹر نے وقتاً فوقتاً اسکی اطلاع کی ہے۔ ایسا ہی آئندہ بھی ترقی کرتے کرتے رفتہ رفتہ یہ ایک بڑا زبردست آرگن اس قوم کا ہو جائے گا۔

اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس حُسن نیت کے ساتھ لگائے ہوئے بروقت درخت کو اپنی باران رحمت کے ساتھ پرورش کرتا ہوا ایسا بلند اور اتنا پھیلائے کہ روزانہ اس کے پتوں کے بار دار کریم سایہ کے نیچے لاکھوں گناہ کی دھوپ کے ستائے ہوئے مسافران دنیا آرام اور راحت پاویں۔ آمین۔

محمد صادق

سُورۂ جمعہ پر حضرت حکیم الامۃ کا

وعظ

(گذشتہ اشاعت سے آگے۔)

میں بیرونی مذاہب کو چھوڑ کر اندرونی فرقوں کیطرف توجہ کرتا ہوں کیا یہی قرآن شریف جو ہمارے سرور عالم سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے اسوقت سُنیوں۔ شیعوں۔ خوارج اور اور بہت سے فرقوں کے پاس نہیں ہے؟ کیا واعظ۔ امام۔ قاری اور دوسرے لوگ انہیں نہیں ہیں؟ مگر سب دیکھیں اور اپنی اپنی جگہ غور کریں کہ کیا اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں؟ یہ سچی بات ہے کہ جب کوئی مزکی نہ ہو تو تعلیمات سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ یہ صدی جسمیں میں ہوں بڑی خیر و برکت کی بھری ہوئی ہے اور حقیقت میں وہ صدی بڑی ہی بابرکت تھی کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں موجود تھے اور آپ کی وساطت سے لوگ تزکیہ سے متمتع ہوتے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ دوسری صدی بھی اس پہلی کیطرح خیر و برکت والی ہوگی اور پھر تیسری پر بھی اس پہلی کا اثر پڑے گا۔ مگر اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔

اب غور طلب یہ امر ہے کہ کیا قرآن شریف اس چوتھی صدی میں نہ تھا جس میں جھوٹ کے پھیلنے کی آپ نے پیشگوئی فرمائی کیا تعامل اور حدیث انمیں نہ تھی؟ پھر وہ کیا بات ہے جو یفشوا الکذب کہا؟ بات اصل یہی ہے کہ وہ مزکی انمیں نہ رہا۔ مزکی کو آنحضرت ہوکر تین سو سال گذر گئے۔ بہت سے نادانوں

مجھ سے سوال کیا ہے کہ ہم مہدی یا مسیح یا امام کی کیا ضرورۃ رکھتے ہیں جبکہ دلائل سے نتائج تک پہونچ جاتے ہیں تو پھر امام کی کیا ضرورت ہے؟ مینے اُن سے پوچھا ہی کہ اگر تمہیں امام کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو اتنا بتاؤ کہ کتاب کی موجودگی میں معلم کی کیا ضرورت ہوتی ہے؟ اگر کہو بولی کے لیے ضرورت ہے؟ تو میں پھر کہتا ہوں اچھا بولی سمجھتے ہو؟ ایک عمدہ پڑھا ہوا آدمی جسنے قرآن کو خوب پڑھا ہے اور فرض کرو وہ قاری بھی ہو وہ اپنی جان پر تجربہ کرکے صاف صاف بتا دے کہ گھر میں لمبی قراءت کی نمازیں کسقدر پڑھتا ہے؟ اور باہر کسقدر؟ جسقدر جماعت میں التزام کیا جاتا ہے کیا گھر میں بھی ویسا ہی التزام کیا جاتا ہے؟ لیکن جب دیکھا جاتا ہے کہ باوصفیکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب نماز پڑھائے تو امام کو چاہیے کہ مقتدیوں کا لحاظ کرے ان میں کوئی ضعیف ہے کوئی بیمار ہے وغیرہ اسلیے ان کے لحاظ پر چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھے لیکن تنہائی میں نمازوں کو لمبا کرے مگر غور کرکے دیکھو کہ معاملہ بالکل اس کے برخلاف ہے اور نقشہ بالعکس ہے یعنی بہت ٹٹولا ہے اور دیکھا ہے کہ جبکہ یہ حدیث صحابہ تک پہونچتی ہے اور کذب کا کوئی احتمال نہیں رہتا تو پھر عمل درآمد کا نہ ہونا صریح اس امر کی دلیل ہے کہ ایک قوت اور کشش کی ضرورت ہے جو نہیں پائی جاتی۔

ریل گاڑی کی گاڑیوں کو دیکھو اگر انہیں باہم زنجیروں کے ذریعہ پیوند بھی قائم کیا گیا ہو لیکن سٹیم انجن انکو کھینچنے والا نہ ہو تو کیا کوئی یقین کر سکتا ہے کہ وہ گاڑیاں باہم ملاپ کی وجہ سے ہی چل نکلیں گی؟ ہرگز نہیں اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ نرا **اتحاد** بھی کچھ نہیں کر سکتا جب تک اس وحدۃ کے مفاد سے متمتع کرنے والا کوئی نہ ہو + غرض ہر حال میں ایک **امام** کی ضرورت ثابت ہوتی ہے اسیطرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا کہ **يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ** جو کچھ آپ فرماتے اور تلاوت کرتے وہی کرکے بھی دکھا دیتے اور اپنے عمل سے اسکو اور بھی مؤثر بنا دیتے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ واعظ اگر خود کہکر عمل کرنے والا نہ ہو تو اسکا وعظ بالکل بے معنی اور فضول ہو جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی لیے مزکی ٹھیرے کہ آپ جو تعلیم دیتے تھے پہلے خود کرکے دکھا دیتے تھے پانچوقت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور خود پڑھ کر دکھا دی + دیکھو **امام** کو کسقدر التزام کرنا پڑتا ہے پھر آپ پانچوں نمازوں کے خود امام ہوا کرتے تھے اس سے قیاس کرلو کہ آپ کو کسقدر التزام کرنا پڑتا تھا پھر ان پانچوں نمازوں کے علاوہ تہجد اور دوسرے نوافل بھی پڑھتے اور بعض وقت تہجد میں اتنی اتنی دیر تک اللہ تعالے کے حضور کھڑے رہتے کہ آپ کے پائے مبارک متورم ہو جاتے + جس سے آپ کا یہ التزام بھی پایا جاتا ہے کہ عام اور فرض نمازوں سے زیادہ بوجھ آپنے اپنے اوپر رکھا ہوا ہے۔ پھر روزہ کی تعلیم دی آپنے ہفتہ میں دو بار مہینہ میں تین روزے اور سال بھر میں معین مہینا روزے رکھکر دکھا دیے۔ اور شعبان اور شوال بھی روزے رکھا کرتے گویا قریباً چھ مہینے سال میں روزے رکھکر بتا دیے۔ حج کرکے دکھا دیا **خذوا عنی مناسککم** پھر زکوۃ کی تعلیم دی زکوۃ لیکر اور خرچ کرکے دکھا دی + اسی طرح جو تعلیم دی اُسے خود کرکے دکھا دیا جس سے تزکیہ نفوس ہوا۔ ایک طرف تلاوت آیات کرتے تھے اور دوسری طرف تزکیہ نفوس کرتے تھے امام ابو حنیفہ بھی امام نہ تھے مگر نماز روزہ حج زکوۃ کے مسائل جانتے تھے امام بخاری بھی امام ہونے سے پہلے نماز روزہ کرتے تھے؟ کیوں اسلیے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تعامل سے سب کچھ پہلے ہی سکھا دیا ہوا تھا اگر ایک بھی حدیث دنیا میں قلمبند اور جمع نہ کی جاتی۔ تب بھی یہ مسائل بالکل صاف تھے۔

غرض اللہ تعالی کے تنس کے لیے مزکی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بڑی بڑی کتابوں والے عبد الطاغوت ہو جاتے ہیں اور جب یہ حالت پیدا ہوتی ہے اور قوم کے **دماغ اور دل** (علما اور مشائخ) کی حالت بگڑ جاتی ہے اُسوقت وہ مزکی آتا ہے اور اصلاح کرتا ہے۔ جب قوم اور ملک ضلال مبین میں پھنس جاتا ہے تو ایک انسان خدا سے تعلیم پاکر آتا ہے جو قوم کو نجات دیتا ہے۔ اور تزکیہ نفس کرتا ہے۔ خیالی ریفارمروں اور جھوٹے دعویداروں اور خدا تعالے کے مامور و مرسلوں میں بھی امتیاز اور فرق یہی ہوتا ہے کہ اول الذکر کہتے ہیں پر کرکے نہیں دکھاتے اور تزکیہ نفس نہیں کرسکتے مگر خدا کے مامور اور مرسل جو کہتے ہیں وہ کرکے دکھاتے ہیں جس سے تزکیہ نفوس ہوتا ہے ان کے قلوب صافیہ سے جو کچھ نکلتا ہے وہ دوسروں پر مؤثر ہوتا ہے۔ انہیں جذب اور اثر کی قوت ہوتی ہے جو دنیادار ریفارمروں میں نہیں ہو سکتی۔ اور نہیں ہوتی اور نہیں ہوئی۔ پس اس نافہم کے سوال کا جواب اس سے بخوبی حل ہو سکتا ہے جو کہتا ہے کہ کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مامور کے آنے کا وقت صاف بتا دیا ہے جبکہ فرمایا **وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ** اسکی آمد اور بعثت سے پہلے ایک کھلی گمراہی پھیلی ہوئی ہوتی اور مینے ابھی تمہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا کی کیا حالت تھی اور پھر کسطرح آپ نے آکر اسکی اصلاح کی اور تزکیہ نفوس فرمایا۔ جو لوگ علم تاریخ سے واقف ہیں اُنپر یہ امر بڑی صفائی کے ساتھ منکشف ہو سکتا ہے اس سے بڑھ کر تزکیہ نفوس کا کیا ثبوت مل سکتا ہے کہ آپ نے کوئی موقع انسان کی زندگی میں ایسا جانے نہیں دیا جس میں خدا پرستی کی تعلیم نہ دی ہو۔ میں ایک چھوٹی سی اور معمولی سی بات پیش کرتا ہوں پاخانہ کے لیے جانا ایک طبعی تقاضا اور ضرورت ہے میں دعوی سے کہتا ہوں کہ اسوقت کے لیے کسی ہادی اور مصلح نے کوئی تعلیم انسان کو نہیں دی مگر ہمارے ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم نے

اُسوقت بھی انسان کو ایک لطیف اور بیش قیمت سبق خدا پرستی کا دیا ہے جس سے آپ کے ان تعلقات محبت کا جو خدا سے آپکے لئے تھے صاف پتہ لگ سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ انسان کو کس بلند رتبہ پر پہونچانا چاہتے تھے چنانچہ آپ نے اسوقت تعلیم دی ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی جیسے ظاہری گندگیوں کو تو نکالتا ہے دوسری گندگیوں ہے جو انسان کی روح کو خراب کرتی ہیں بچا جیسے پاخانہ جاتے وقت دعا تعلیم کی۔ ویسے ہی پاخانہ سے نکلتے وقت سکھایا ہے غُفْرَانَکَ۔ غور تو کرو کہ کسقدر تزکیہ نفس کا خیال ہے + حضرت ابو الملۃ ابو الحنفا ابراہیم علیہ السلام اپنی دعا میں کہتے ہیں وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ۔ پھر اگر مزکی کی ضرورت نہ تھی تو اس دعا کی کیا ضرورت + تلاوت کو اس لیے مقدم رکھا ہے کہ علم تزکیہ کے مراتب سکھاتا ہے اور تزکیہ کو بعد میں اس لیے رکھا ہے کہ بدون تزکیہ علم کام نہیں آتا۔ اس لیے کتاب کے بعد تزکیہ کا ذکر کر دیا۔

اور چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خیر القرون قرنی اور پھر دوسری اور تیسری صدی کو خیر القرون کہا اس کے بعد فرمایا کہ ثم یفشو الکذب اب ایک نادان اور حق کی سنت سے ناواقف کہہ سکتا تھا کہ آپ کی قوت قدسی معاذ اللہ ایسی کمزور تھی کہ تین صدیوں سے آگے مؤثر نہ رہی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے کور باطن کے جواب کے لیے فرمایا

واخرین منھم لما یلحقوا بھم

آپ کی قوت قدسی ایسی مؤثر اور نتیجہ خیز ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی ویسا ہی تزکیہ کر سکتی ہے چنانچہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کا وعدہ فرمایا + یعنی ایک اور قوم آخری زمانہ میں آنے والی ہے جو بلاواسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض اور برکات حاصل کرے گی۔ اور ایک بار اوہم ہی رسول کی بعثت بروزی کرینگے وہ بعثت بھی اسی کے ہم رنگ ہو گی جو فی الامیین رسولاً کے وقت تھی + احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ امت کے اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائے جاتے ہیں پس دیکھو کیسی تڑپ آپ کو پیدا ہوئی ہوگی جب آپکو بتایا گیا ہوگا کہ اس قسم کے حاشیے چڑھائے جاتے ہیں جنسے امر حق کو شناخت کرنا قریباً محال ہو گیا ہے اور وہ باتیں داخل اسلام کر لی گئی ہیں جنکا اسلام سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ اس معلم کو دوبارہ بھیجدیں گے۔ فی الامیین رسولا کی بعثت کریں گے اس کی توجہ اُنپر ڈالیں گے جو لما یلحقوا بھم کے مصداق ہیں یعنی ابھی نہیں آئے آنے والے ہیں۔

باقی آیندہ

بیعت کا ایک خط

رنگون سے اَبُوْسَعِیْد عَرَب ہمارے پاس ایک خط ارسال کرتے ہیں جسمیں انھوں نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوۃ کو قبول کر کے بیعت کی درخواست کی اور اپنے خط کی اشاعت چاہی ہے حضرت اقدس عرب صاحب کی بیعت منظور فرماتے ہیں اور وہ خط عام فائدہ کی غرض سے ذیل میں درج کرتے ہیں وہ یہ ہے

میری طرف سے نہایت عاجزی کے ساتھ امام وقت کی خدمت میں عرض کریں کہ مجھ کو اپنے خادموں میں شمار کریں میرے لیے یہ بڑے فخر کی بات ہو گی کیونکہ مجھ کو حق الیقین سے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں میں خدائے واحد لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسمیں کچھ شک نہیں ہے۔ بیرحال اُن نادانوں کے جنھوں نے اس امام آخر الزمان کو نہ پہچانا اور بُرے لفظوں سے یاد کیا اعوذ باللّٰہ من القلب الخبیث الذی فیہ عداوۃ المسیح الموعود

ابو سعید عرب

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد سلمہ اللہ الاحد کی شادی۔

۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو بعد نماز عصر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے دوسرے صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کے نکاح کی مسنون رسم عمل میں آئی گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کا ایک نمونہ کا نظارہ تھا۔ حضرت اقدس کے کمرہ کے سامنے والے صحن میں جو مسجد مبارک سے ملحق ہے احباب جمع ہوئے۔ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب حکیم الامۃ نے خطبہ نکاح پڑھا اور ایجاب وقبول کے بعد خرمے تقسیم کیے گئے اور حاضرین مجلس کو چاء پیش کی گئی۔ صاحبزادہ صاحب کا یہ تعلق جناب مولوی غلام حسن صاحب سب رجسترار پشاور کے ہاں پیدا ہوا ہے آپکی دختر نیک اختر بی بی سرور سلطان ایک فرخندہ بخت لڑکی ہے جو خدا کے صادق اور برگزیدہ موعود کے مسعود اور بجائے خود مولود موعود کے نکاح میں آئی۔ صاحبزادہ بشیر احمد کو ہم نے اس لیے موعود کہا ہے کہ خدا نے آپ کے پیدا ہونے سے پہلے یہ بشارت حضرت اقدس کو دی تھی سیولد لک الولد ویدنی منک الفضل چنانچہ یہ پیشگوئی آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں درج ہے اور بذریعہ اشتہار بھی شائع کی گئی تھی۔ اور اس پیشگوئی کے موافق آپ ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب اللہ تعالیٰ کے ان نشانات میں سے ایک زبردست نشان ہیں جو اُسنے اپنے صادق بندہ کی تائید میں ظاہر فرمائے +

پھر صاحبزادہ بشیر احمد صاحب بجائے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو بھی پورا کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود کی نسبت آپ نے ان الفاظ میں فرمائی تھی فیتزوج